مجموعہ حمد و نعت

حمد و نعتِ عزیز

محمد عزیز یار خان یآر

مجموعہ حمد و نعت

حمد و نعتِ عزیز

محمد عزیز یار خان یآر

ترتیب واہتمام برقی اشاعت

• قدیر یار خان

• راشد اسحاق

برقی کتابت: صائمہ اسحاق

انتساب

اپنے والد مرحوم

محمد سعادت یار خان آفریدی

کے نام

فہرست

حمد

نعت

8۔مل جائیں جس کو آپ تو اس کو خدا ملے

9۔ہے نور سے تمہارے منور یہ کائنات

10۔ان کو اپنے دل وجاں میں تو بسا لوں پہلے

11۔اڑا کے لائی ہے خوشبو صبا مدینے سے

12۔محبت میری یارب معتبر ہو

13۔نہ دیکھا جو ہم نے وہ ہم دیکھتے ہیں

14۔میں اس جہاں میں کیوں نہ کروں اس کا انتخاب

15۔ربطِ باہم اس لیے ہے دیدۂ نمناک سے

16۔مرحبا ان کی بھی کیا تھی زندگی

17۔جوں برسرِ انگشتری ہوتا ہے نگینہ

18۔ان کی نگاہِ لطف سے جو فیض یاب ہے

19۔خدا اور حبیبِ خدا چاہیے

20۔میرے آقا کی رضا کچھ اور ہے

21۔آئے ہیں آپ تو دنیا میں بہار آئی ہے

22۔جو قربِ خدا، راستہ چاہیے

23۔نگاہِ لطف مجھ پر بھی کبھی سرکار ہو جائے

24۔ اللہ کے ساتھ ساتھ ہے میرے نبی کا نام

25۔ ادا اوصاف وہ کیا ہوں زباں سے

26۔ اس ہستیٔ فانی میں سرکار جب آتے ہیں

27۔ ہو مرے سرکار کی جس پر نظر

28۔ سرگرمِ تجلی ہوائے جلوۂ جانانہ

29۔ حبیبِ خدا ہیں ہمارے رسول

30۔ نگاہِ کرم مجھ پہ بھی ہو خدارا

31۔ پسندیدہ ازل سے ہے جو تخلیق خدا خوشبو

32۔ ہو جوائے بادِ صبا جانا ترا سوئے حرم

33۔ ان کے کرم سے سارا جہاں فیض یاب ہے

34۔ خوشبوئے کوئے مدینہ جو صبا لاتی ہے

35۔ آپ پیغامِ الٰہی جو سنا دیتے ہیں

36۔ تجھ کو ہے جس سے محبت اے مرے پروردگار

37۔ آپ محبوبِ خدا ہیں

38۔ نظر مجھ کو ان کا دیار آ گیا

39۔ کاش ہم کو بھی بلا لیتے مدینے والے

40۔اے کاش یہ ہوں میرے اوقات مدینے میں

41۔مجھ کو یاد نبی صبح و مسا آتی ہے

42۔توفیق دے اللہ تو ہے یہ مرے جی میں

43۔اب دل سے مرے یاد نبی کم نہیں ہوتی

44۔وہ باعثِ تخلیق زمیں اور فلک ہے

45۔دنیا کی خبر ہے مجھے نہ اپنی خبر ہے

46۔ہے روشنی جو دل میں آنکھوں میں جو ضیا ہے

47۔وہ ہیں ہلالِ نو بھی وہ ماہِ تمام بھی

48۔سبق ایسا پڑھا دیا تم نے

49۔نامِ خدا کے ساتھ ہی نامِ رسولؐ ہے

50۔تو شمع ہدایت ہے میں ہوں ترا پروانہ

51۔آ رہا ہے یاد دورانِ سفر کعبہ مجھے

52۔بڑے کام کی یہ بڑی بات ہے

53۔اے کاش گزر میرا بھی ہو شہرِ نبی میں

54۔ہو محمدؐ پہ جو قربان مدینے میں رہے

55۔کوئی دیکھے تو عظمت مصطفیٰ کی

56۔ مجھ کو اور اس کے سوا کیا چاہیے

57۔ خوش ہیں سب لوگ کہ سرکارِ مدینہ آئے

58۔ وہ آئے کیا کہ آ گیا دنیا میں انقلاب

59۔ پسِ نام خالق ہے نامِ محمدُ

60۔ اب یہاں کون ہے جو ساتھ ہمارا دے دے

61۔ دل میں کسی کو اپنا بنایا نہ جائے گا

62۔ ہم انہیں یاد شب و روز کیا کرتے ہیں

63۔ جلوۂ نور وہ آنکھوں میں بسا دیتے ہیں

64۔ جہاں میں نورِ محبوبِ الٰہی سے اجالا ہے

65۔ مرے دل میں ہے آرزوئے محمدؐ

66۔ نور سے کس کے یہ اجالا ہے

67۔ بیانِ عظمتِ خیرالانام ہو جائے

68۔ زباں پہ سرورِ کونین کا جو نام آئے

69۔ مانگوں رسولِ پاک کو میں اور خدا ملے

70۔ پڑھتے رہو یہ صبح و شام

71۔ ترے در کی غلامی چاہتا ہوں

72۔واسطہ روزِ ازل سے حرم پاک سے ہے

73۔ ہر طرف نور اور رحمت ہے

74۔شوقِ دیدارِ نبی سینۂ صد چاک میں ہے

75۔نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم المرسلیں تم ہو

76۔آتے ہیں ان کے جلوے بہر سو نظر مجھے

77۔مرا محبوب کتنا خوبرو ہے

78۔رحمت نواز ہادئ دینِ خدا ملے

79۔دن میں بھی جشنِ عید ہے شب میں بھی ہے شب برات

80۔میں نے جہانِ حسن میں دیکھا نہیں کوئی

81۔نور آنکھ کا ہے تو ہے دل کی آرزو

82۔وہ کیا مجھے ملے کہ مجھے مل گیا خدا

83۔ ہر شے جہاں کی نور سے ترے ہے فیض یاب

84۔لگا دو میری کشتی کو کنارے یا رسول اللہ

85۔میرا دل اور مری جان مدینے میں رہے

86۔زباں کھولوں نہ کیوں میں ترے بیاں کے لیے

87۔اب یہ جنونِ شوق ہے میرے سرِ نیاز میں

88۔ان کی الفت جس کے دل میں ہونہاں

89۔آج معراجِ نبیؐ کی رات ہے

90۔توتمنا میرے دل کی اور میری آرزو

91. آپ کیا آئے کہ دن رات سہانے آئے

92۔نظر میں میری رہتا ہے کوئی طلبیدہ طلبیدہ

93۔جس کے دل میں رہتی ہے دائم محبت آپ کی

94۔جلوے وہ اپنے حسن کے ایسے دکھا گئے

95۔خدااور حبیبِ خدا چاہیے

96۔دیکھے تو کوئی نامِ خدا شانِ محمد

97۔تشنہ کام آئے ہیں باچشمِ پُرآب اے ساقی

98۔ہے مدِنظر احترامِ محمد

99۔شکرِ خدا کہ میری زباں پر ہے ان کا نام

100۔ ۱۲ ربیع الاول

حمد

چارسو حسنِ دوعالم ہے نمایاں تیرا
میں ہی کیا ایک زمانہ ہے ثناخواں تیرا

یوں تو دیکھے ہیں بہت رنگِ گلستانِ جہاں
ہے مگر اور ہی کچھ رنگِ گلستاں تیرا

بے سبب شام کو جھکتا نہیں سوئے مغرب
شکر کرتا ہے ادا مہرِ درخشاں تیرا

میرا کیا ہے فقط اک ہستیٔ فانی کے سوا
دل ترا، جان تری اور ہےایماں تیرا

مل گئی منزلِ مقصود بالآخر مجھ کو
بن گیا مشعل رہ ،حسنِ فروزاں تیرا

لاکھ تُو آئے مرے سامنےلیکن اے دوست
جلوہ کیا دیکھ سکے دیدۂ حیراں تیرا

مجھ کو ہر چیز یہاں کی نظر آتی ہے حسین
یارلایا ہے کہاں شوقِ فراواں تیرا

حمد

اے مرے پروردگارِ کائنات
اے کریم و صاحبِ اعلیٰ صفات

کاش اِدھر بھی ہو نگاہِ التفات
ہو حیات اپنی بھی فردوسِ حیات

کر عطا مجھ کو گناہوں سے نجات
دور کردے میری ساری مشکلات

زندۂ جاوید ہو مرنے کے بعد
بخشدے تو ایسی پاکیزہ حیات

آدمیت کا تقاضا ہے برائے آدمی
باعمل ہو ماورائے ذات پات

دن تو گزرا شرحِ غم کرتے ہوئے
پھر وہی میں پھر وہی آشوبِ رات

ہوں ثنا خوانِ محمدؐ صلعّم
یار کہہ دوں کیوں نہ اپنے دل کی بات

گوشۂ نعت

☆

حق کے دیے کچھ ایسے تم نے جلا دیے ہیں
دل سے نقوشِ کفرو ظلمت مٹا دیے ہیں

گم کردہ راہِ حق تھے انساں نجانے کب سے
بھٹکے ہوؤں کو تم نے رستے دکھا دیے ہیں

انوار سے تمہارے دنیا میں روشنی ہے
تاریکیوں میں تم نے جلوے دکھا دیے ہیں

جھک جاتی ہیں نگاہیں آتے ہو یاد جب تم
آدابِ حسن و الفت تم نے سکھا دیے ہیں

کردی ہے ریگزاروں کی دور خشک حالی
رحمت کے تم نے ایسے دریا بہا دیے ہیں

اہلِ جہاں کو دے کر پاکیزگی کی خلعت
خالق سے نیک بندے تم نے ملا دیے ہیں

چشمِ کرم تمہاری دیکھے تو آیار کوئی
گزرے ہو تم جدھر سے قریے بسا دیے ہیں

☆

مرے سرکار کی جس پر نظر ہو
وہ کیوں بے آسرا ہو دربدر ہو

تمنا ہے کہ میری یوں بسر ہو
مرا سر ہو حرم کا سنگِ در ہو

کرم کچھ ان کا مجھ پر بھی اگر ہو
تو کیوں دردِ دل و دردِ جگر ہو

نظر انداز اسے کوئی کرے کیا
خدا کا جو کوئی مدِ نظر ہو

کبھی مکہ مدینہ میں بھی دیکھوں
شبِ فرقت کی میری بھی سحر ہو

نہ سدِ راہِ منزل مشکلیں ہوں
محبت آپ کی دل میں اگر ہو

بلالیں مجھ کو بھی آقا مدینے
مری آہوں میں بھی اتنا اثر ہو

مرا دم ان کی الفت میں جو نکلے
کسی کو بھی نہ یآر اس کی خبر ہو

☆

حضور حکم خدا کا سنانے آئے تھے
جہاں کو خوابِ گراں سے جگانے آئے تھے

دلوں سے کفر کی ظلمت مٹانے آئے تھے
وہ اپنے نور کی شمعیں جلانے آئے تھے

بھٹک رہے تھے غلط راستوں پہ جو چل کر
انہیں وہ راہِ حقیقت دکھانے آئے تھے

اجالا کر دیا دنیا کے گوشہ گوشہ میں
وہ اپنے حسن کے جلوے دکھانے آئے تھے

ہمیں وہ خلق و محبت کے کر گئے پابند
ہمیں وہ علم و ادب بھی سکھانے آئے تھے

سنا تھا یآر کہ دُھل جاتے ہیں گناہ یہاں
ہم اپنی فردِ گنہ بھی دکھانے آئے تھے

☆

شمعِ توحید جلانے کے لیے آپ آئے
بزمِ دنیا کو سجانے کے لیے آپ آئے

کفر و ظلمت کو مٹانے کے لیے آپ آئے
خوابِ غفلت سے جگانے کے لیے آپ آئے

کردیا آپ نے ہر گوشۂ عالم روشن
سکۂ نور جمانے کے لیے آپ آئے

عبدو معبود کے رشتوں کا اٹھا کر پردہ
سب کو اللہ سے ملانے کے لیے آپ آئے

مبتلا وہم و تجسس میں تھے دنیا والے
راہ منزل کی دکھانے کے لیے آپ آئے

کردیا آپ نے دنیا میں ہمیں فرض شناس
ہم کو انسان بنانے کے لیے آپ آئے

ؔیار تفریق نہ تھی جب کوئی خیروشر میں
حق کا پیغام سنانے کے لیے آپ آئے

☆

اللہ نے انہیں قوم کا سردار بنایا
اسلام کا دنیا میں علم دار بنایا

سرکار کو اللہ نے طرح دار بنایا
ان کا دلِ انساں کو طلب گار بنایا

اللہ نے ممتاز کیا ان کو جہاں میں
باحسنِ عمل صاحبِ کردار بنایا

سرکار نے سر سبز کیا خشک زمیں کو
صحرا کو بھی سرکار نے گلزار بنایا

حالات بھی دیکھے شبِ معراج وہاں کے
اللہ نے انہیں کاشفِ اسرار بنایا

بخشا ہے انہیں نور ، محبت سے نوازا
دنیا میں انہیں ہادی و مختار بنایا

وہ رحمتِ عالم ہیں کہ اللہ نے ان کو
مخلوق کا ہمدرد و مددگار بنایا

ان کا یہ کرم بھی نہیں کم یآر کہ مجھ کو
اپنے مرضِ عشق کا بیمار بنایا

☆

ملیں حضور تو ہم ان سے یہ سوال کریں
شبِ فراق میں کب تک غم و ملال کریں

درِ حضور پہ حاضر ہیں چاہنے والے
نگاہِ لطف و کرم آپ حسبِ حال کریں

ہمیں حضور ملے ہیں تو مل گیا سب کچھ
سمجھ میں اب نہیں آتا کہ کیا سوال کریں

خدا ہمیں بھی جو توفیق دے تو دنیا میں
کریں ہم ان سے محبت تو بے مثال کریں

ہماری مشکلیں آسان کیوں نہ ہو جائیں
خلوصِ دل سے اگر ان کا ہم خیال کریں

ہوا کرے کوئی ان کی ہدایتوں کے خلاف
ہم انحراف مگر ان سے کیا مجال کریں

ہو اپنی زیست بھی دنیا میں کامیاب اے یآر
ہم ان کی یاد اگر وقفِ ماہ و سال کریں

آپ کی ذات ہے تخلیقِ دوعالم کا سبب
آپ محبوب ہیں اس کے جو ہے مخلوق کا رب

دل میں پیدا ہو جو دیدارِ محمدؐ کی طلب
ہیچ ہے راحتِ جاں اور عبث عیش و طرب

میں گنہگار سہی وہ تو ہیں رحمت کے دھنی
بخش دیں مرے گناہوں کو بھی وہ کیا ہے عجب

سارے اسرارِ خداوندی سے واقف ہیں حضور
پھر بھی کہنے کے لیے آپ کا اُمّی ہے لقب

آپ نے دین کی تبلیغ مکمل کردی
آپ نے رام کیا سب کو بہ اخلاق و ادب

ہے یہ لازم کہ پڑھیں اس پہ درود اور سلام
آپ کا نام سرِ بزم جو آجائے بلب

تابہ کے یار اٹھائے غمِ فرقت سرکار
ختم ہوگی بھی کبھی اس کی حدِ رنج و تعب

☆

مل جائیں جس کو آپ تو اس کو خدا ملے
دونوں جہاں کی دولتِ لطف و عطا ملے

اہلِ جہاں پہ رحمتیں اس کی ہیں بے شمار
ممکن نہیں کہ ایسا کوئی دوسرا ملے

بھیجوں میں حالِ زار بھی اپنا حضور کو
مجھ کو جو اتفاق سے بادِ صبا ملے

ہو جائیں جس کے نام سے آسان مشکلیں
شکرِ خدا کہ ایسے وہ مشکل کشا ملے

سرکار کے کرم کا تقاضہ تھا کچھ یہی
سائل کوئی ہو اس کو طلب سے سوا ملے

ان کا مریضِ ہجر شفا یاب ہو ابھی
اس کو اگر مدینے کی آب و ہوا ملے

آتا نہیں یقین کہ روزِ حساب یار
ہوتے ہوئے حضور کے مجھ کو سزا ملے

☆

ہے نور سے تمہارے منور یہ کائنات
وابستہ ہے تمہارے کرم سے مری حیات

جس نے جہاں پکارا ہے لے کر تمہارا نام
آسان ہو گئیں ہیں وہیں اس کی مشکلات

اسلام سے بشوق ہوئے لوگ مستفید
تبلیغِ دینِ حق کے تھے ایسے تاثرات

ظلماتِ کفر چھٹ گئیں چمکی جو برقِ نور
پیدا ہوئے جہاں میں بہر سو تغیرات

تھے سادگی پہ آپ کی جاہ و حشم نثار
تھی زندگی بھی آپ کی پاک از تکلفات

سرکار کا غلامِ محبت ہوں میں بھی یآر
ہوگی بروزِ حشر مری بخشش و نجات

☆

ان کو اپنے دل و جاں میں تو بسالوں پہلے
بادشہ دونوں جہاں کا تو بنالوں پہلے

بارشِ ابرِ کرم کی بھی کروں پھر امید
ان کی رحمت کو عمل سے تو منالوں پہلے

نور سے ان کے میں کر لوں گا منور اس کو
ظلمتِ کفر کو دل سے تو مٹا لوں پہلے

ہے مدینے کے لیے عزمِ سفر بھی لیکن
بختِ خوابیدہ کو اپنے تو جگا لوں پہلے

طبع ہوجائے مری ان کی رضا کے تابع
حسنِ تسلیم کو عادت تو بنا لوں پہلے

اندمال ان کا کرے بعد میں رحمت ان کی
زخم ہائے دلِ فرقت تو دکھا لوں پہلے

روزِ محشر مرا انجام نہ جانے کیا ہو
اشک احساسِ گنہ پر تو بہالوں پہلے

میں سوال ان سے کرم کا بھی کروں گا اے یآر
اپنا حالِ غمِ فرقت تو سنا لوں پہلے

☆

اڑا کے لائی ہے خوشبو صبا مدینے سے
کہ میرے دل کا بھی ہے رابطہ مدینے سے

گلِ مراد سے ہم سب نے بھر لیے دامن
جو مانگا تھا وہ ہمیں مل گیا مدینے سے

دوائے دردو غمِ دل ہے خاکِ پائے رسول
بڑا نہیں کوئی دارلشفا مدینے سے

وہ کامیاب ہر اک شعبۂ حیات میں ہے
مدام رکھتا ہے جو واسطہ مدینے سے

زہے نصیب پہنچ کر وہاں یہ راز کھلا
گیا ہے خلد کو بھی راستہ مدینے سے

تقاضہ ہے مرے سرکار کی محبت کا
نہ منقطع ہو کبھی سلسلہ مدینے سے

میں دیکھتا ہوں اسے آیار خوب میں ایسے
کہ جیسے دل کا نہ ہو فاصلہ مدینے سے

☆

محبت میری یارب معتبر ہو
مذاقِ دید پابند نظر ہو

شکستہ پا ہوں زادِ راہ بھی کم
بھلا طے کیسے طیبہ کا سفر ہو

بھٹک جاؤں جہاں راہِ سفر میں
وہی اے کاش ان کی رہ گزر ہو

پسند آئے اسے رنگِ جہاں کیا
مدینہ جس کے بھی مدِ نظر ہو

بھلا دوں خود کو میں یادِ نبی میں
نہ فکر اپنی نہ کچھ گھر کی خبر ہو

حسیں اس کی طرح جب ہو نہ کوئی
تو پھر وہ کیوں نہ صد رشکِ قمر ہو

تقاضہ آیار ہے عشقِ نبی کا
کہ ان کی نعت بھی شام و سحر ہو

☆

نہ دیکھا جو ہم نے وہ ہم دیکھتے ہیں
شبیہِ رسولِ امم دیکھتے ہیں

عطا دیکھتے ہیں کرم دیکھتے ہیں
یہ ان میں صفاتِ اتم دیکھتے ہیں

تمہارے جو نقشِ قدم دیکھتے ہیں
وہ دنیا کو جوں جامِ جم دیکھتے ہیں

نظر زاہدوں پہ ہی ان کی نہیں ہے
ہمیں بھی شفیعِ امم دیکھتے ہیں

کرم بھی وہ جس کی نہیں انتہا کچھ
ہم ان میں خدا کی قسم دیکھتے ہیں

سناتا ہے زاہد جو خوبی ارم کی
وہ ہم ان کے زیرِ قدم دیکھتے ہیں

بلا لیں کبھی کاش مولا انہیں بھی
جو حسرت سے سوئے حرم دیکھتے ہیں

نگاہوں میں اپنی خیالوں میں اپنے
انہیں یار ہم دم بدم دیکھتے ہیں

☆

میں اس جہاں میں کیوں نہ کروں اس کا انتخاب
ہے وہ حسین ایسا کہ جس کا نہیں جواب

دنیا میں اپنے ساتھ وہ لایا ہے انقلاب
تاریکیوں میں نور کی دیکھی ہے آب و تاب

وا کردیے حضور نے یوں رحمتوں کے باب
ہر سو نشاط و عیش کے بجنے لگے رباب

اللہ رے ان کے نور کی دیکھو تو جھلکیاں
ذراتِ خاک میں ہے چمک مثلِ آفتاب

انساں بنا کے ہم کو خدا سے ملا دیا
ہم عاصیوں پہ رحمتیں ان کی ہیں بے حساب

باہم کیا دلوں کو محبت سے ہمکنار
تا کر سکیں ہم اپنی مصیبت کا سدِ باب

ان پر خلوصِ دل سے اگر اعتماد ہو
ہوجائیں اپنے کام میں ہم یآر کامیاب

☆

ربطِ باہم اس لیے ہے دیدۂ غم ناک سے
رشتۂ الفت رہے قائم رسولِؐ پاک سے

ہو گیا ہے سلسلہ میرا شہِ لولاک سے
اب نہیں ڈرنے کا میں اپنے دلِ بے باک سے

ان کے ہوں اقوالِ زریں کاش اپنا پیرہن
کرلوں میں آراستہ خود کو اسی پوشاک سے

فردِ عصیاں سے مری دھل جائیں سب عصیاں مرے
نکلیں یوں اشکِ ندامت دیدۂ غم ناک سے

دامنِ رحمت میں ان کے جس کو مل جائے اماں
کیوں کرے پھر وہ محبت دنیوی املاک سے

غیرممکن ہے کہ اس پر رحمتیں نازل نہ ہوں
کوئی طالب بھی تو ہو اپنے دلِ صد چاک سے

ہے دیارِ مصطفیٰ کی سرزمیں دارالشفا
ہوتے ہیں بیمار اچھے اس کی مشتِ خاک سے

اپنے دامن میں چھپا لیں گے مرے آقا مجھے
یارؔ ڈر کیا حشر کی آوازِ دہشت ناک سے

☆

مرحبا ان کی بھی کیا تھی زندگی
رہتی تھی ہر وقت وقفِ بندگی

چھٹ گئیں ساری گھٹائیں کفر کی
روشنی پھیلی جو ان کے نور کی

ان کے مرہونِ کرم مخلوق تھی
ہر طرف تھا دورِ امن و آشتی

ایسی کی تبلیغِ اخلاق و ادب
ہوگیا دنیا میں معروف آدمی

نام لے کر جب پکارا ہے انہیں
مشکل اپنی دور فوراً ہو گئی

کر دیا ہم کو انھوں نے حق شناس
کی ہے کچھ ایسی ہماری رہبری

کاش دیکھوں میں دیارِ مصطفیٰ
یؔار ہے میری دعا یہ آخری

☆

جوں بر سرِ انگشتری ہوتا ہے نگینہ
سب نبیوں میں ممتاز ہیں سرکارِ مدینہ

ہے سارے گناہگاروں کا دوزخ ہی ٹھکانہ
یہ سوچ کے ہوجاتا ہوں غرقابِ پسینہ

منت کشِ سرکار ہے انسان کا جینا
دنیا کو سکھایا ہے رہائش کا قرینہ

ملتا ہے سوالی کو طلب سے بھی زیادہ
ہوتا ہی نہیں کم کبھی رحمت کا خزینہ

سرکار کے حسنِ رخِ پرنور کے جلوے
ہر سو نظر آئیں گے اگر آنکھ ہو بینا

جل جائے یہ دنیائے نمائش مرے دل کی
گرم آتشِ الفت سے ہو اتنا مرا سینہ

اللہ سے ملتا ہے بشر اس سے گزر کر
تا عرشِ بریں از درِ مولا جو ہے زینہ

حاصل شرفِ دید ہو اے یار مجھے بھی
طیبہ کے کنارے جو رکے میرا سفینہ

☆

ان کی نگاہِ لطف سے جو فیض یاب ہے
ہر شعبۂ حیات میں وہ کامیاب ہے

چاروں طرف نمائشِ نورِ شہاب ہے
درماندہ روشنئ شبِ ماہتاب ہے

کیا انتہائے رحمتِ سرکار ہو کوئی
وہ بے نیازِ یارو عدو بے حساب ہے

میرا سفر بھی سوئے حرم ہو عجب نہیں
دیکھا جو ان کے در کی غلامی کا خواب ہے

چلتا ہے اس سے عظمتِ سرکار کا پتا
اللہ کا جو روزِ ازل انتخاب ہے

اے یآر زندگی میں کرو ان کی پیروی
ان کی ہدایتوں کا یہی اکتساب ہے

☆

خدا اور حبیبِ خدا چاہیے
ہمیں پھر بھلا اور کیا چاہیے

دکھا بابِ جنت نہ واعظ ہمیں
ہمیں تو درِ مصطفیٰؐ چاہیے

تمہارے مریضِ محبت کو اب
مدینے کی آب و ہوا چاہیے

میں بارِ گنہ سے پریشان ہوں
مجھے ان کی چشمِ عطا چاہیے

رضائے خدا ہو جو مدِ نظر
تو حبِ رسول خدا چاہیے

عجب کیا جو ہوجائے بخشش مری
مجھے ان کا یآر آسرا چاہیے

☆

میرے آقا کی رضا کچھ اور ہے
ان سے الفت کا صلہ کچھ اور ہے

اہلِ عالم پر کرم فرما ہیں وہ
رحمتِ بے انتہا کچھ اور ہے

یوں تو دلکش ہیں مناظر اور بھی
شامِ طیبہ کی فضا کچھ اور ہے

رونقِ دنیا سے ہیں وہ بے نیاز
منزلِ راہِ وفا کچھ اور ہے

ذکرِ خیر ان کا ہے حلِ مشکلات
عظمتِ مشکل کشا کچھ اور ہے

سامنے آتے ہوئے ڈرتا ہوں میں
باعثِ شرم وحیا کچھ اور ہے

کہہ گیا بیمارِ غم یہ مرتے دَم
مرگِ انساں کی دوا کچھ اور ہے

یار میرے دل میں گو رہتے ہیں وہ
دیکھنے کا حوصلہ کچھ اور ہے

☆

آئے ہیں آپ تو دنیا میں بہار آئی ہے
ہر طرف آپ کی رحمت کی گھٹا چھائی ہے

اب یہ عالم ہے کہ بے ہوش ہوا جاتا ہوں
خوشبوئیں ایسی مدینے سے صبا لائی ہے

مشکلیں راہِ محبت کی ہوئی ہیں آساں
آپ کا نام لیا ہے مری بن آئی ہے

قافلے والے مجھے چھوڑ گئے ہیں لیکن
میں نے بھی آپ سے ملنے کی قسم کھائی ہے

رحمتیں آپ کی سب پر ہیں تماشہ جیسی
ساری مخلوقِ جہاں ان کی تماشائی ہے

طے کروں کیسے میں سرکار یہ راہِ منزل
ہے اِدھر سطح بلند اور اُدھر کھائی ہے

نعت گوئی میں جو مصروفِ سخن تھا کل تک
آج اسی یآر کے مرنے کی خبر آئی ہے

☆

جو قربِ خدا راستہ چاہیے
تو سرکار سے رابطہ چاہیے

ملے وہ تو مجھ کو خدا مل گیا
مجھے پھر بھلا اور کیا چاہیے

لگا دے جو ساحل پہ کشتی مری
مجھے ایسا اک ناخدا چاہیے

جو کردیتا ہے مشکلیں سب کی حل
مجھے بھی وہ مشکل کشا چاہیے

مریضِ محبت کو آقا ترے
مدینے کی آب و ہوا چاہیے

نہ مایوس ہوں ان کی رحمت سے ہم
رہِ شوق میں حوصلہ چاہیے

دلِ بے نوا کی ہے رٹ اب یہی
مجھے ایک رحمت نوا چاہیے

چلوں کیوں نہ راہِ ہدایت پہ میں
مجھے یار ان کی رضا چاہیے

☆

نگاہِ لطف مجھ پر بھی کبھی سرکار ہو جائے
تمنا ہے کہ مجھ کو آپ کا دیدار ہو جائے

نظر تیرے سوا اس کو نہ آئے کچھ بھی دنیا میں
مئے الفت جو پی کر بے خود و سرشار ہو جائے

تجھے اے غیرتِ یوسف جو کوئی اک نظر دیکھے
خریداروں میں شامل وہ سرِ بازار ہو جائے

ترے دیدار کی ہو آرزو جس کو زمانے میں
وہ آزارِ محبت کا ترے بیمار ہو جائے

وہ رحمت ہیں سراپا رحمت العالمیں ہیں وہ
تو پھر ان کا ہر اک انساں نہ کیوں دلدار ہو جائے

عمل پیرا ہدایاتِ نبی پر ہو اگر انساں
تو پھر اک دوسرے کا حامی و انصار ہو جائے

عجب کیا ہے جو ہو مقبول میری نعت گوئی بھی
شمار ان کے غلاموں میں مرا بھی یآر ہو جائے

☆

اللہ کے ساتھ ساتھ ہے میرے نبی کا نام
کیا ہوگی اس سے بڑھ کے کوئی رفعتِ مقام

نامِ خدا کے بعد میں لیتا ہوں ان کا نام
ان پر درود بھیجتا رہتا ہوں میں مدام

سنتا ہوں جب کسی کی زباں سے میں ان کا نام
جھک جاتا ہے سر اپنا پئے عزّ و احترام

میں کیوں نہ ذکرِ خیر کروں ان کا صبح و شام
آتے ہیں مشکلات میں میری وہ میرے کام

حاضر ہوں میں بھی اب درِ دولت پہ تشنہ کام
مجھ کو بھی ہو عطا مئے الفت کا کوئی جام

دنیا میں تھا محبت و اخلاق کا ظہور
مشہور ہے حضور کا وہ حسنِ انتظام

مجھ پر بھی اک نگاہِ کرم ان کی ہو کبھی
اے یآر میں بھی ان کے غلاموں کا ہوں غلام

☆

ادا اوصاف وہ کیا ہوں زباں سے
جو ہیں منسوب شاہِ دوجہاں سے

جو ہوں سرکار کی عظمت کے شایاں
میں وہ الفاظ لے آؤں کہاں سے

شمار ان کے فضائل کا ہے مشکل
بیاں کیا کیا کرے کوئی زباں سے

ہے ممنونِ کرم ان کی یہ دنیا
یہی سنتا ہوں میں اہلِ جہاں سے

محبت آپ سے کس کو ہے کتنی
پتا چلتا ہے یہ دردِ نہاں سے

وہ ہے مشتاق دیدارِ نبی کی
جبیں چمٹی ہوئی ہے آستاں سے

کہا سرکار نے عرشِ بریں سے
تعلق ہے زمیں کا آسماں سے

جلا ڈالا ہے سوزِ دل نے کیا وہ
دھواں کیوں اٹھ رہا ہے آشیاں سے

☆

اس ہستیٔ فانی میں سرکار جب آتے ہیں
احکامِ الٰہی بھی ساتھ اپنے وہ لاتے ہیں

وہ نور کی شمعیں یوں ہر سمت جلاتے ہیں
دنیا سے اندھیروں کو فی الفور مٹاتے ہیں

اخلاق و محبت وہ اس طرح سکھاتے ہیں
انسان کو دنیا میں انسان بناتے ہیں

رحمت کے خزانے یوں ہر جا وہ لٹاتے ہیں
سب اہلِ جہاں ہر دم گیت ان کے ہی گاتے ہیں

پردے حق و باطل کے آنکھوں سے اٹھاتے ہیں
اللہ سے بندوں کو سرکار ملاتے ہیں

اخلاص و محبت کی کرتے ہیں ہدایت وہ
انصاف و رواداری بھی ہم کو سکھاتے ہیں

جو شمعِ محبت کے اے یآر ہیں پروانے
عصیاں سے نجات ان کو سرکار دلاتے ہیں

☆

ہو مرے سرکار کی جس پر نظر
اس کو دنیا سے ہو کیا خوف و خطر

ہے یہی اب تو مرے مدِ نظر
میرا سر ہو اور ان کا سنگِ در

مجھ کو لایا ہے وہاں ذوقِ سفر
کعبہ آتا ہے جہاں ہر سو نظر

او خطائیں کرنے والے درگزر
مرے حالِ زار پر بھی اک نظر

لغزشِ پا پیدا کردیتی ہے وہ
جاتی ہے سوئے حرم جو رہ گزر

مجھ کو بھی دیدارِ کعبہ ہو نصیب
میری آہوں میں بھی پیدا ہو اثر

یار میرے دل میں اب ان کے سوا
ہو نہ کوئی دوسرا المختصر

☆

سر گرمِ تجلی ہو اے جلوۂ جانانہ
آباد اسے کردے دل ہے مرا ویرانہ

کر حسن کا اپنے تو ایسا مجھے دیوانہ
دنیائے محبت میں بن جاؤں میں افسانہ

دیکھا ہے تجھے جب سے اے جلوۂ جانانہ
قابو میں نہیں اب تک میرا دلِ دیوانہ

میں کیوں نہ فنا کردوں ہستی کو محبت میں
تو شمع ہدایت ہے میں ہوں ترا پروانہ

ہو فکر نہ دنیا کی آئے نہ خیال اپنا
کچھ ایسی پلادے اب اے ساقیٔ میخانہ

تو آیا ہے آپس کی تفریق مٹانے کو
ہے راہِ محبت کا تو ہادیٔ فرزانہ

قسمت سے اگر مجھ کو جنت بھی میسر ہو
اے یؔار نہ چھوڑوں گا میں یہ درِ جانانہ

☆

حبیبِ خدا ہیں ہمارے رسول
ہے قرآن میں اس کا اکثر نزول

کرو اتباعِ اصولِ رسول
کہ ہو مقصدِ زندگی کا حصول

کروں کیوں نہ ان کی ہدایت قبول
رضائے خدا ہے رضائے رسول

مریضِ محبت شفا یاب ہو
میسر جو ہو خاکِ پائے رسول

بلائیں گے جب تک نہ مجھ کو حضور
محبت کو دیتا رہوں گا میں طول

زباں پر ہو جس کے درودو سلام
نہ ہوگا جہاں میں کبھی وہ ملول

چلے بادِ طیبہ کچھ ایسی بھی یآر
کہ اڑ جائے میرے گناہوں کی دھول

☆

نگاہِ کرم مجھ پہ بھی ہو خدارا
میں خادم ترا اور تو میرا آقا

ہے دنیا میں ہر سو ترا بول بالا
کہ تو ہے بڑی عظمت و شان والا

ہے نبیوں میں اس طرح تو سب سے اعلیٰ
ستاروں کا گردِ قمر جیسے ہالا

محبت کا اہلِ جہاں سے یہ عالم
انہیں جیسے پہلے سے ہو دیکھا بھالا

عجب کیا کہ ہو میری مشکل بھی آساں
اگر لب پہ نام آئے مشکل کشا کا

شبِ ہجر رو رو کے کرتا ہوں منت
بلالو مجھے بھی قریب اپنے مولا

چلو یار ہم بھی گنہ اپنے دھو لیں
کہ ہے موجزن ان کی رحمت کا دریا

☆

پسندیدہ ازل سے ہے جو تخلیقِ خدا خوشبو
ہے اس کی ابتدا خوشبو ہے اس کی انتہا خوشبو

میرے سرکار کی پھیلی ہوئی ہے جا بہ جا خوشبو
کہیں چھپ کر کہیں ہوتی ہے ظاہر برملا خوشبو

اڑا کر لائی ہے طیبہ سے جو بادِ صبا خوشبو
ہے کتنی جانفزا خوشبو ہے کتنی دلربا خوشبو

طلب گارِ مدد ہوتا ہے جب سرکار سے کوئی
تو آجاتی ہے آگے بن کے خود مشکل کشا خوشبو

یہ سب فضل و کرم ان کا ہے مخلوقِ دوعالم پر
کہ اب چھائی ہوئی چاروں طرف ہے جابجا خوشبو

کسی بستی پہ جب ہوتی ہے نازل آفتِ غیبی
تو جاکر اس جگہ ہوجاتی ہے ردِ بلا خوشبو

اگر چھوٹے نہ دامانِ نبی اے یؔار ہاتھوں سے
تو ہوجاتی ہے بحرِ زندگی میں ناخدا خوشبو

☆

ہو جو اے بادِ صبا جانا ترا سوئے حرم
کہنا مرا حالِ دل بھی ان سے ازراہِ کرم

اب تو شوقِ دید میں رہتا ہوں مضطر دم بدم
میرے حالِ زار پر بھی کاش وہ کر دیں کرم

تابہ کے یہ انتظارِ دید اے شاہ ِ امم
اب تو رکھ لیجئے خدارا میری الفت کا بھرم

بوئے گلہائے گلستاں سے معطر ہے فضا
لے کے یہ بادِ صبا آئی ہے از کوئے حرم

شام کو یاد ان کی ہے بیداریٔ شب کا پیام
پھر وہی ہوتی ہے بالآخر نویدِ صبح دَم

دشمنوں پر بھی وہ فرماتے ہیں اکثر رحمتیں
سارے عالم پر تھا مثلِ سائباں ان کا کرم

یآر اپنی زندگی بھی کاش اب گزرے وہاں
راہِ جنت سے ملی ہے بے گماں راہِ حرم

☆

ان کے کرم سے سارا جہاں فیض یاب ہے
ہر سو ظہورِ نورِ رسالت مآب ہے

قرآن پاک ایسی خدا کی کتاب ہے
تدریسِ زندگانی کا جس میں نصاب ہے

کفار کو بھی آپ نے کلمہ پڑھا دیا
یہ دینِ حق کا سب سے بڑا انقلاب ہے

اخلاق اور ادب میں ہماری نہیں مثال
ان کی ہدایتوں کا یہ سب اکتساب ہے

کل تک برائیوں کو سمجھتے نہ تھے برا
افالِ بد آج ہمیں اجتناب ہے

یوں بھی بشر کو آپ نے سمجھایا ہے کبھی
تخریب ہے عذاب تو نیکی ثواب ہے

یآر ان کی نعمتوں کا بھلا ہو شمار کیا
ہم عاصیوں پہ ان کا کرم بے حساب ہے

☆

خوشبوئے کوئے مدینہ جو صبا لاتی ہے
شوقِ دیدارِ نبیؐ اور بڑھا جاتی ہے

جو کوئی دیکھتا ہے آپ کا ہو جاتا ہے
میرے سرکار کو ایسی بھی ادا آتی ہے

کیوں نہ ہوں ان کی ہدایت پہ عمل پیرا ہم
ان کی جو بات بھی ہے دل میں اتر جاتی ہے

کوئی دیدار سے ان کے نہ ہو مایوس کبھی
میرے کانوں میں اب ایسی بھی صدا آتی ہے

مجھ کو اب دامنِ رحمت میں چھپا لیں آقا
عضوِ عصیاں کی دعا پر تو حیا آتی ہے

مشکلیں آتی ہیں انسان بنانے کو ہمیں
ضرب جب پڑتی ہے لوہے پہ جِلا آتی ہے

کرتے ہیں ان کی ہدایت پہ جو افراد عمل
زندگی ان کی بہر طور سنور جاتی ہے

مجھ کو بھی یار مدینے میں بلا لیں سرکار
اب تو یاد ان کی ستانے مجھے روز آتی ہے

☆

آپ پیغامِ الٰہی جو سنا دیتے ہیں
خوابِ غفلت سے زمانے کو جگا دیتے ہیں

آپ کرتے ہیں بیاں دین کے زرّیں اقوال
آپ اللہ سے بندوں کو ملا دیتے ہیں

حق و انصاف و توکّل باللہ
زندہ رہنے کا یہ سامان بتا دیتے ہیں

کتنے پُر لطف ہیں اسمائے گرامی ان کے
جب وہ آتے ہیں زباں پر تو مزا دیتے ہیں

اللہ اللہ کوئی دیکھے تو سخاوت ان کی
سائلوں کو وہ طلب سے بھی سوا دیتے ہیں

ان کی الفت میں جو ہوتے ہیں ہرے زخمِ جگر
درد بن کر وہی فرقت میں مزا دیتے ہیں

کیوں نہ ہم ان کی ہدایت پہ کریں یآرؔ عمل
آپ انسان کو انسان بنا دیتے ہیں

☆

تجھ کو ہے جس سے محبت اے مرے پروردگار
میرے دل میں بھی محبت اس کی کردے استوار

ان کی رحمت پر ہے میری زندگی کا انحصار
کاش کردیں میری کشتی کو وہ بحرِ غم سے پار

ان کے احسانات ہیں اہلِ جہاں پر بے شمار
غیر ممکن ہے کہ ہو ان کے بیاں میں اختصار

سحر آگیں ایسا تھا ان کا کلامِ بے بہا
سنتے ہی سب دل سے ان پہ ہوتے جاتے تھے نثار

ہر طرف گلہائے خنداں ہر طرف رنگِ بہار
اللہ اللہ وہ زمانہ بھی تھا کتنا خوشگوار

ہم ہدایاتِ نبی پر ہوں عمل پیرا اگر
امتحانِ زیست میں ہوں کامیاب و ذی وقار

شافعِ امت کی رحمت سے نہیں ہے کچھ بعید
کیا عجب ہے بخش دیں محشر میں وہ مجھ کو بھی یآر

☆

آپ محبوبِ خدا ہیں
آپ شاہِ دوسرا ہیں
آپ کی کیا بات ہے
جتنے اوصافِ خدا ہیں
آپ ان سے آشنا ہیں
آپ کی کیا بات ہے
حل ہوں میری مشکلیں بھی
آپ تو مشکل کشا ہیں
آپ کی کیا بات ہے
راہِ حق سب کو دکھائی
آپ سب کے رہنما ہیں
آپ کی کیا بات ہے

آپ کی رحمت ہے ہر جا
آپ رحمت آشنا ہیں
آپ کی کیا بات ہے

بخشوائیں مجھ کو آقا
شافعِ روزِ جزا ہیں
آپ کی کیا بات ہے

ہو نہ جس کا یارکوئی
آپ ان کا آسرا ہیں
آپ کی کیا بات ہے

☆

نظر مجھ کو ان کا دیار آ گیا
دلِ مضطرب کو قرار آ گیا

صبا لے کے آئی وہاں کی مہک
میں سمجھا کہ دَورِ بہار آ گیا

میں محوِ خیالات تھا جاگ اٹھا
یہ سن کر کہ ان کا دیار آ گیا

جو یاد آئیں گلیاں معطّر مجھے
خیالوں میں رنگِ بہار آ گیا

لیا نام ان کا جو طوفان میں
سفینہ سمندر کے پار آگیا

تصور میں ان کے چمن میں گیا
تو ہر برگ و گل پر نکھار آگیا

زمیں بوس آنکھیں کیے سر نگوں
میں پیشِ حضور اشکبار آگیا

سرِ حشر ہوں گے شفیع الامم
گنہ بخشوانے کو ّیار آگیا

☆

کاش ہم کو بھی بلا لیتے مدینے والے
ورنہ اس طرح تو اب ہم نہیں جینے والے

چل دیے چھوڑ کے جب مجھ کو سفینے والے
یاد آئے ہیں بہت مجھ کو مدینے والے

فاصلہ تو رہِ منزل کا نہ کچھ بڑھ جاتا
ساتھ لے لیتے مجھے بھی جو سفینے والے

کس زباں سے میں کروں شکرِ کرم تیرا ادا
چاک دامانِ محبت مرا سینے والے

دیکھ کر جس کو نظر آئے مجھے شکل تری
ہو عطا مجھ کو گہر ایسا نگینے والے

تیری رحمت سے ہیں اب اہلِ جہاں کیوں محروم
دیکھ تو حال یہ رحمت کے خزینے والے

کوئی اور اس میں نہ ہو ان کی محبت کے سوا
یآر ہم لوگ بھی کاش ایسے ہوں، سینے والے

☆

اے کاش یہ ہوں میرے اوقات مدینے میں
دن کعبہ میں گزرے تو ہو رات مدینے میں

پڑھتے ہیں درود ان پہ دن رات مدینے میں
ہم آئے ہیں لے کر یہ سوغات مدینے میں

رحمت کی جو بٹتی ہے خیرات مدینے میں
رہتے ہیں سدا بہتر حالات مدینے میں

یوں جمع ہیں سب حاجی اس حج کے مہینے میں
جیسے کوئی آئی ہو بارات مدینے میں

مدہوش ہوائیں ہیں رنگین فضائیں ہیں
ہے کتنی سرور آگیں برسات مدینے میں

قادر ہیں مرے آقا دنیا کی بلاؤں پر
آئی ہیں نہ آئیں گی آفات مدینے میں

دریائے کرم ان کا رہتا ہے سدا جاری
ہوتی ہے قبول اپنی ہر بات مدینے میں

سرکار سے مل جائے کاش اس کی اجازت بھی
اے یآر گزاروں میں دن رات مدینے میں

☆

مجھ کو جب یادِ نبی صبح و مسا آتی ہے
خوشبوئیں لے کے مدینے سے ہوا آتی ہے

ایسا لگتا ہے کہ کعبہ ہے مرے دل کے قریب
میرے کانوں میں محمدؐ کی صدا آتی ہے

مجھ کو پہنچادے کسی طرح مدینہ یارب
اب تو بس ایک یہی مجھ کو دعا آتی ہے

ان کی تبلیغ ہے احکامِ خدا کی تعمیل
یاد کرنے سے انہیں یادِ خدا آتی ہے

پیش آتے ہیں حریفوں سے وہ بالطف و کرم
سحر آگیں انہیں ایسی بھی ادا آتی ہے

اُن کا ہر ایک قدم رہبرِ راہِ حق ہے
اُن کی ہر بات بلب بہرِ خدا آتی ہے

کس مپرسی کا مری یآر ہے اب یہ عالم
اُن کا آتا ہے بلاوا نہ قضا آتی ہے

☆

توفیق دے اللہ تو ہے یہ مرے جی میں
عمر اپنی گزاروں میں سدا یادِ نبی میں

کچھ بات ہی ایسی ہے رسولِ عربی میں
دیکھی نہ کسی نے وہ کسی اور نبی میں

وہ لطف جو آتا ہے مجھے ذکرِ نبی میں
حاصل نہیں ہوتا وہ کسی اور خوشی میں

روشن ہو جہاں روشنئ دینِ خدا سے
رہتے ہیں وہ مصروف اسی دردِ سری میں

سائل کو دیا آپ نے جو کچھ بھی تھا گھر میں
تھی ایسی سخاوت نہ کسی اور سخی میں

ہیں جمع سلامی کو سلاطین و گدا بھی
منظر ہے مساوات کا دربارِ نبی میں

تخریبِ عمل کی یہ خبر آپ نے دی تھی
دور آئے گا ایسا بھی کوئی چودہ صدی میں

غافل ہو خدا سے نہ کوئی حکمِ نبی ہے
آجائے قیامت نہ کہیں بے خبری میں

ممکن نہیں اے یآر میسر ہو یہاں وہ
ملتا ہے سکوں دل کو جو طیبہ کی گلی میں

☆

اب دل سے مرے یادِ نبی کم نہیں ہوتی
ہے روشنئ نور جو مدہم نہیں ہوتی

احساسِ ندامت ہے گناہوں کا تقاضا
وہ آنکھ بھی کیا آنکھ ہے جو نم نہیں ہوتی

ہر چند کہ ہے زخمِ جگر ہجرِ نبی میں
پھر بھی مجھے کچھ خواہشِ مرہم نہیں ہوتی

سنتے ہیں ہر اک طرح کی باتیں مرے مولا
ہے طبع مگر ایسی کہ برہم نہیں ہوتی

ہم کیوں نہ ہمہ وقت کریں یاد نبی کو
وہ یاد بھی کیا یاد جو پیہم نہیں ہوتی

ہو جس کی دعا میں نہ کوئی ان کا وسیلہ
مقبول کبھی وہ مرے ہمدم نہیں ہوتی

جب تک میں درود اور سلام ان پہ نہ بھیجوں
تسکین دلِ آیار کسی دَم نہیں ہوتی

☆

وہ باعثِ تخلیقِ فلک اور زمیں ہے
وہ مملکتِ دہر کا سجادہ نشیں ہے

شیدائے محمدؐ جو نہیں مجھ کو یقیں ہے
وہ صاحبِ ایمان مسلمان نہیں ہے

وہ حاصلِ سجدہ ہے مرا حسنِ یقیں ہے
شاہد مرے ایماں کا مرا نقشِ جبیں ہے

تبلیغ جو ہے آپ کی وہ حکمِ خدا ہے
بے پردہ ہیں سرکار خدا پردہ نشیں ہے

کعبہ مرے دل میں ہے مدینہ ہے نظر میں
دل میرا کہیں ہے تو نظر میری کہیں ہے

ہے آپ کے جلووں سے زمانہ میں اجالا
ہر گوشۂ دنیا میں عیاں نورِ مبیں ہے

گمراہ تھے ہم آپ نے ہمیں راہ دکھائی
کیا ہم پہ یہ سرکار کا احسان نہیں ہے

☆

دنیا کی خبر ہے نہ مجھے اپنی خبر ہے
کعبہ ہے مرے سامنے کعبہ پہ نظر ہے

ہے بقعۂ انوارِ خدا شہرِ مدینہ
یہ عرشِ معلیٰ ہے کہ سرکار کا گھر ہے

کعبہ کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا
دھوکہ یہ نظر کا ہے کہ یہ حسنِ نظر ہے

دراصل یہ صدقہ ہے مرے نورِ نبی کا
دن رات جو یہ روشنئ شمس و قمر ہے

منکر جو خدا کے تھے وہ ہیں داعئ اسلام
یہ آپ کی تبلیغِ محبت کا اثر ہے

کر دیتی ہے یہ زندگی و موت کو آساں
مولا کی اطاعت ہی میں انساں کا سفر ہے

محفوظ ہیں دنیا کی بلاؤں سے جو ہم آج
یہ آپ کی تعلیم و ہدایت کا ثمر ہے

دیکھے تو کوئی وسعتِ انوارِ محمدؐ
اے یآر بہر سمت وہ تاحدِ نظر ہے

☆

ہے روشنی جو دل میں آنکھوں میں جو ضیا ہے
یہ سب طفیلِ نورِ محبوبِ کبریا ہے

لطف و کرم یہ ان کا اور ان کی یہ عطا ہے
میری طلب سے بھی کچھ مجھ کو سوا ملا ہے

سرکار سے محبت جتنی بھی ہو وہ کم ہے
یہ عظمتِ محمدؐ بعد از خدا بجا ہے

درسِ خدا پرستی علمِ خدا شناسی
دنیامیں رہنے والوں کو آپ نے دیا ہے

سکھلا کے آپ نے سب آداب زندگی کے
بندوں کو بھی خدا سے باہم ملا دیا ہے

آسان ہو گئی ہے اس کی ہر ایک مشکل
جس نے خلوصِ دل سے یاد آپ کو کیا ہے

دیکھے تو کوئی اُن کا اعجازِ خوش کلامی
جو کچھ کہا انہوں نے دل میں اتر گیا ہے

بھیجے تھے اور بھی تو پیغامبر خدا نے
لیکن نہ کر سکے وہ جو آپ نے کیا ہے

اے یآر یہ بھی میرے اللہ کا کرم ہے
امت میں آپ کی جو پیدا مجھے کیا ہے

☆

وہ ہیں ہلالِ نَو بھی وہ ماہِ تمام بھی
وہ صبح کی کرن بھی ہیں وہ نجمِ شام بھی

دیکھے تو کوئی اُن کا یہ عالی مقام بھی
ہے عنقریب نامِ خدا ان کا نام بھی

جب نام ان کا لیں تو کریں احترام بھی
بھیجیں ادب سے ان پہ درودو سلام بھی

تبلیغِ حق میں ان کا تھا درسِ نظام بھی
تھی صبح وقفِ ذکر خدا اور شام بھی

فرشِ زمیں پہ رہتے تھے وہ بوریا نشیں
عرشِ بریں پہ ہوتا تھا ان کا قیام بھی

کرتا ہے ان کو یاد محبت سے جب کوئی
آتے ہیں مشکلات میں وہ سب کے کام بھی

”مشتاقِ دید یار بھی ہے کب سے آپ کا“
لے جاؤ جانے والو یہ میرا پیام بھی

☆

سبق ایسا پڑھا دیا تم نے
سب کو انساں بنا دیا تم نے

ہم کو اپنا بنالیا تم نے
دل سے سب کچھ بھلا دیا تم نے

کلمہ پڑھنے لگے تمہارا سب
جادو ایسا جگا دیا تم نے

جلوہ فرما ہو خانۂ دل میں
دل مدینہ بنا دیا تم نے

پہلے اپنا بنایا دیوانہ
پھر خدا سے ملا دیا تم نے

ہم بھی ہوتے گناہگاروں میں
یہ تو کہیے بچا لیا تم نے

اہلِ دنیا کی کھل گئیں آنکھیں
جو نہ دیکھا دکھا دیا تم نے

ظلمتِ کفر دل سے دور ہوئی
مژدۂ حق سنا دیا تم نے

رحمت ان کی ملی ہے دل کے عوض
کیا ملا یار کیا دیا تم نے

☆

نامِ خدا کے ساتھ ہی نامِ رسول ہے
قربِ حبیب کا یہ درخشاں اصول ہے

تبلیغِ دینِ حق کا یہ اعجاز دیکھیے
جو بات کی حضور نے سب کو قبول ہے

ان کی ہدایتوں پہ عمل کیوں نہ ہم کریں
حکمِ خدا وہی ہے جو حکمِ رسول ہے

بھیجوں درود اور سلام ان پہ بار بار
دراصل زندگی کا مری یہ اصول ہے

ہے عظمت ِ رسول کی معراج کی گواہ
وہ رات جس میں رحمتِ حق کا نزول ہے

حکمِ خدا سے ہوتا ہے جو کچھ بھی ہوتا ہے
اہلِ جہاں کا شکوۂ قسمت فضول ہے

ذکرِ نبی میں یآر گزار اپنی زندگی
نیرنگیٔ جہاں سے عبث تُو ملول ہے

☆

تُو شمعِ ہدایت ہے میں ہوں ترا پروانہ
مجھ پر بھی کرم فرما ازراہِ کریمانہ

ہو شہر کی آبادی یا دشت کا ویرانہ
کرتا ہوں بہر عالم یاد ان کو میں روزانہ

آنکھیں تری شیدائی دل ہے ترا دیوانہ
اب تیرے سوا کوئی اپنا ہے نہ بیگانہ

ہم تشنہ دہن آئے ہیں جامِ تہی لے کر
بھر دے مئے الفت سے اے ہادیٔ پیمانہ

مولا نہیں اٹھتا ہے اب بارِ غمِ فرقت
ڈر ہے نہ چھلک جائے یہ صبر کا پیمانہ

محرومِ کرم مجھ کو سرکار نہ کیجئے اب
ناکامئ الفت کا بن جائے نہ افسانہ

محبوبِ الٰہی کا محبوب وہ انساں ہے
اے یآر زہے قسمت جس نے انہیں پہچانا

☆

آرہا ہے یاد دورانِ سفر کعبہ مجھے
کاش آجائے نظر اب گنبدِ خضرا مجھے

آپ نے حق کا دکھا کر راستہ سیدھا مجھے
کردیا ہے ہستئ فانی سے بیگانہ مجھے

رہبرِ دیں اور بھی ہیں گو محمدؐ کے سوا
لگتا ہے لیکن مرا رہبر بہت اچھا مجھے

دینِ حق کی آپ نے تبلیغ کی کچھ اس طرح
اس کی تفسیرِ محبت کر گئی ہے اپنا دیوانہ مجھے

دور کر دی آپ نے تشنہ لبی ہر فرد کی
آتا ہے ہر سو نظر رحمت کا اک دریا مجھے

محو ہوں یادِ نبی میں گوش بر آواز ہوں
بستیٔ دل لگتی ہے اب عرصۂ سحرا مجھے

کاش ہو تعبیر میرے حق میں یآر اس خواب کی
دیکھا ہے میں نے کہ لینے آیا ہے کعبہ مجھے

شبِ معراج

بڑے کام کی یہ بڑی بات ہے
بھلی دن سے بھی آج کی رات ہے
خدا کی طرف سے یہ سوغات ہے
کہ رحمت کا وا بابِ حاجات ہے
جدھر دیکھو رحمت کی برسات ہے
ستاروں میں بھی جشنِ بارات ہے
دوعالم میں رحمت کی بہتات ہے
کہ مقبول سب کی ہر اک بات ہے
خوشا آیا وقتِ عبادات ہے
کہ معراج سرکار کی رات ہے

☆

اے کاش گزر میرا بھی ہو شہرِ نبی میں
ہے منزلِ مقصود مری ان کی گلی میں

کھو دیتا ہوں اپنے کو دنیائے خودی میں
آجاتا ہے لطف ایسا مجھے یادِ نبی میں

کی جس کی ہدایت اسے خود کرکے دکھایا
فرق آنے نہ پایا عمل و قولِ نبی میں

تھا گھر میں جو کچھ دے دیا سائل کو خوشی سے
تھی ایسی سخاوت نہ کسی اور نبی میں

اللہ سے بندوں کو ملایا ہے انہوں نے
حاصل ہے شرف یہ بھی انہیں راہبری میں

بیکس کے وہ مونس ہیں غریبوں کے ہیں والی
مشہور ہیں سرکار مرے داد رسی میں

کیا آیار بیاں ان کے ہوں اوصافِ حمیدہ
پہلے یہ کسی میں تھے نہ اب ہوں گے کسی میں

☆

ہو محمدؐ پہ جو قربان مدینے میں رہے
میرے سرکار کی یہ شان مدینے میں رہے

میری الفت کا یہ عنوان مدینے میں رہے
مشکلیں اس کی ہوں آسان مدینے میں رہے

ہو جو دنیا میں پریشان مدینے میں رہے
مشکلیں اس کی ہوں آسان مدینے میں رہے

بادو بارانِ الم کا نہیں امکان وہاں
غیر ممکن ہے کہ طوفان مدینے میں رہے

حاجیوں کو ہے جہاں میں یہ شرف بھی حاصل
بن کے سرکار کے مہمان مدینے میں رہے

میں کروں جا کے وہاں اتنی عبادت اے یآر
میری بخشش کا بھی امکان مدینے میں رہے

☆

کوئی دیکھے تو عظمت مصطفیٰ کی
رضا ان کی ہے خوشنودی خدا کی

یہ پابندی تھی احکامِ خدا کی
دغا میں بھی نمازِ وقت ادا کی

کبھی مشکل میں جب ہم نے دعا کی
طلب کی ہے مدد مشکل کشا کی

جہاں ہوتا ہے ذکرِ خیر ان کا
برستی ہے وہاں رحمت خدا کی

شریکِ درد و غم سب کے رہے وہ
ہمیشہ خدمتِ خلقِ خدا کی

کیا دشمن کو بھی آزاد انہوں نے
نہ تھی کچھ انتہا مہر و عطا کی

ہمیشہ رہ کے خود پابندِ وعدہ
انہوں نے کھول دیں راہیں وفا کی

گیا سائل نہ محروم ان کے در سے
مثال ایسی کہاں جود و سخا کی

شمار اوصاف کا ان کے نہیں یاؔر
رقم ہو نعت کیا کیا مصطفیٰ کی

☆

مجھ کو اور اس کے سوا کیا چاہیے
آپ کا بس اک سہارا چاہیے

باعثِ تخلیقِ عالم آپ ہیں
عظمتِ سرکار دیکھا چاہیے

طالبِ دنیا و عقبیٰ میں نہیں
مجھ کو کعبہ اور مدینہ چاہیے

مشکلیں ہو جائیں گی آساں مری
چشمِ مولا کا اشارہ

آپ نے کر کے عمل بتلا دیا
آدمی کو کیسے جینا چاہیے

ہوں گی ہم سب کی دعائیں مستجاب
آپ کا لیکن وسیلہ چاہیے

چل کے ٹھہرے جو درِ سرکار پر
مجھ کو اک ایسا سفینہ چاہیے

کاش مل جائے مدینہ میں زمیں
اس سے بہتر کیا ٹھکانہ چاہیے

ہو سکیں اوصاف ان کے کیا رقم
آیار لکھنے کو زمانہ چاہیے

☆

خوش ہیں سب لوگ کہ سرکارِ مدینہ آئے
ظلمتِ کفر میں وہ لے کے اجالا آئے

نورِ وحدت کا وہ یوں لے کے اجالا آئے
جیسے ظلمت میں کوئی لے کے نگینہ

گزری جاتی ہے مدینے کی مسافت میں حیات
دیکھیے سامنے کب گنبدِ خضرا آئے

کچھ نہ کچھ تو مری تسکینِ دلِ مضطر ہو
خواب ہی میں جو نظر شہرِ مدینہ

کوئی پُرساں نہ تھا دنیا میں گنہگاروں کا
بن کے وہ سب کی شفاعت کا وسیلہ آئے

تھے جو بیمارِ غمِ ہجر یہاں ان کے لیے
لے کے ساتھ اپنے وہ رحمت کا مداوا آئے

کردیا جذبۂ اخلاص دلوں میں پیدا
لے کے پیغامِ محبت وہ کچھ ایسا آئے

صادق القول و امیں کہتے تھے سب یار انہیں
بن کے وہ حسنِ صداقت کا نمونہ آئے

☆

وہ آئے کیا کہ آگیا دنیا میں انقلاب
غائب ہوئے وہ کفر کے چھائے تھے جو سحاب

کھولا انہوں نے ایک نئی زندگی کا باب
ہونے لگے سب ان کی تجلی سے فیضیاب

احکامِ دینِ حق سے کیا سب کو آشنا
دنیا میں کردیا حق و باطل کو بے نقاب

بخشا انہوں نے اہلِ جہاں کو یہ امتیاز
کیا باعثِ عذاب ہے کیا باعثِ ثواب

فرمائیں گے شفاعتِ امت مرے حضور
ہوگا بروزِ حشر جب اعمال کا حساب

اللہ کی بارگاہ میں کی جائے جو دعا
ہوگی دعا وہ ان کے توسط سے مستجاب

دیکھا ہے یار خود کو مدینے میں سرنگوں
اے کاش یہ نویدِ حقیقت ہو میرا خواب

☆

پسِ نامِ خالق ہے نامِ محمدؐ
کلامِ خدا ہے کلامِ محمدؐ

ثبوت اس کا معراج کی رات ہے
کہ بالا ہے سب سے مقامِ محمدؐ

نظر آتی ہے مجھ کو شمس و قمر میں
وہ صبحِ محمدؐ وہ شامِ محمدؐ

سدا سعیٔ تبلیغ دینِ خدا کی
یہی سب سے افضل تھا کامِ محمدؐ

نوازا ہے دنیا کو رحمت سے اپنی
نویدِ کرم تھا پیامِ محمدؐ

خدا آشنا وہ ہوا زندگی میں
خوشی سے پیا جس نے جامِ محمدؐ

بہر سو محبت تھی امن و اماں تھا
جہاں میں تھا ایسا نظامِ محمدؐ

سنور جائے گی زندگی یؔار اس کی
کوئی دیکھے تو لے کے نامِ محمدؐ

☆

اب یہاں کون ہے جو ساتھ ہمارا دے دے
تُو غلامی کا شرف ہم کو خدارا دے دے

مانگے دنیا جو کوئی تُو اسے دنیا دے دے
کچھ نہ دے مجھ کو مگر اپنا وسیلہ دے دے

اب بجز اس کے نہیں کوئی تمنا یارب
مجھ کو دیدارِ محمدؐ کی تمنا دے دے

میں ہوں انجانِ رہِ شہرِ مدینہ مولا
رہبری کو مری تو گنبدِ خضریٰ دے دے

میں بھی حاضر ہوں ترے در پہ سلامی کے لیے
تو اگر میری محبت کو سہارا دے دے

وجہِ تخلیقِ بشر سے میں نہیں ہوں واقف
تو مجھے خود کو سمجھنے کا سلیقہ دے دے

آیار پر بھی نگۂ لطف و کرم ہو جائے
اپنے دیدار کا تو اس کو اجارہ دے دے

☆

دل میں کسی کو اپنا بنایا نہ جائے گا
سرکار کے سوا کوئی پایا نہ جائے گا

ذی مرتبت تو آئے نبی اور بھی مگر
مدِ مقابل آپ کے لایا نہ جائے گا

ہے کتنا احترامِ محمدؐ سفر میں بھی
ساتھ ان کے ایک گام بھی سایہ نہ جائے گا

آقا مجھے نہ کیجئے محرومِ دید اب
بارِ غمِ فراق اٹھایا نہ جائے گا

دل میں مرے جو داغِ فراقِ رسول ہے
اتنا عزیز ہے کہ دکھایا نہ جائے گا

مولا سکوں ملے گا نہ مشتاقِ دید کو
جب تک اسے مدینے بلایا نہ جائے گا

بیمارِ غم کا شربتِ دیدار ہے علاج
وہ کیا جیے اگر یہ پلایا نہ جائے گا

ہے آیار میرا حال جو ہجرِ رسولؐ میں
وہ دل ہی جانتا ہے سنایا نہ جائے گا

☆

ہم انہیں یاد شب و روز کیا کرتے ہیں
ہم کو جنت کی بشارت وہ دیا کرتے ہیں

اہلِ دنیا کے لیے وہ ہیں حکیم الامت
جو ہیں بیمارِ محبت وہ جیا کرتے ہیں

جن کو ہے ان کی شفاعت پہ یقینِ کامل
سوزنِ عشق سے دامن وہ سیا کرتے ہیں

رحمتیں ان کی ہوا کرتی ہیں نازل ہم پر
ہم بہر حال ادا شکر کیا کرتے ہیں

یآر ہیں ان کی ہدایت میں فلاحِ انساں
نیک اعمال کا بدلہ وہ دیا کرتے ہیں

☆

جلوۂ نور وہ آنکھوں میں بسا دیتے ہیں
دل سے رنگینیٔ دنیا وہ بھلا دیتے ہیں

حق سے ملنے کا مجھے راز بتا دیتے ہیں
مجھ کو مل جاتا ہے کیا اور وہ کیا دیتے ہیں

حق و باطل کا وہ آئینہ دکھا دیتے ہیں
اہلِ دنیا کو وہ انسان بنا دیتے ہیں

اللہ اللہ کوئی دیکھے تو یہ رحمت ان کی
سائلوں کو وہ طلب سے بھی سوا دیتے ہیں

درس اخلاق و محبت کا جہاں کو دے کر
ظلمتِ کفر دلوں سے وہ مٹا دیتے ہیں

سب پہ چھا جاتے ہیں وہ رحمتِ عالم بن کر
حق کا پیغام وہ دنیا کو سنا دیتے ہیں

آیار سرکار سے ہوتی ہے محبت جن کو
نعت گوئی سے وہ لفظوں کو جلا دیتے ہیں

☆

جہاں میں نورِ محبوبِ الٰہی سے اجالا ہے
جدھر دیکھو جہاں دیکھو اسی کا بول بالا ہے

نہ ہم اب ہیں کسی کے اور نہ اب کوئی ہمارا ہے
سہارا ہے اگر کوئی تو اس کا ہی سہارا ہے

مرے سرکار کی صحبت میں یوں اصحاب رہتے تھے
کہ جیسے چاند کے چاروں طرف تاروں کا ہالا ہے

میانِ بندہ و خالق وسیلہ ہے محمدؐ کا
عبث وہم و گماں نے کشمکش میں ہم کو ڈالا ہے

برائے علمِ دینِ حق ہدایت ہائے نبوی نے
ہمیں تاریکیٔ دورِ جہالت سے نکالا ہے

مری کشتی جھکولے لے رہی تھی بحرِ عصیاں میں
مرے آقا نے اس کو اپنی رحمت سے سنبھالا ہے

بروزِ حشر جب اے یار دیکھیں گے وہاں ان کو
پکار اٹھیں گے سب کے سب شفیع یہ ہی ہمارا ہے

☆

مرے دل میں ہے آرزوئے محمدؐ
مجھے رہتی ہے جستجوئے محمدؐ

لیے جا رہا ہے مرا شوق مجھ کو
چلا جارہا ہوں میں سوئے محمدؐ

ہٹو سامنے سے مرے حسن والو
کہ میں جا رہا ہوں بکوئے محمدؐ

سبک اور نازک ہے گو دیکھنے میں
مگر بیش قیمت ہے موئے محمدؐ

خطائیں ہوا کرتی تھیں درگزر بھی
جہاں میں تھی مشہور خوئے محمدؐ

دلوں کی زمیں جس نے سیراب کی تھی
رواں ہے ابھی تک وہ جوئے محمدؐ

ہوا ہے نہ ایسا کوئی یار ہوگا
ہے دنیا میں بے مثل روئے محمدؐ

☆

نور سے کس کے یہ اجالا ہے
کون یہ انقلاب لایا ہے

عاصیوں پر ہیں رحمتیں جس کی
ایک ایسا نبی بھی آیا ہے

اس نے حق بیں ہدایتیں دے کر
کج روی سے ہمیں بچایا ہے

جو نہ دیکھا تھا پہلے دنیا نے
اس نے وہ اب ہمیں دکھایا ہے

اب تمنا رہی نہ دل میں کوئی
مصطفیٰ سا نبی جو پایا ہے

فکر ِ روزِ حساب کیا ہو یار
سر پہ میرے نبی کا سایہ ہے

☆

بیانِ عظمتِ خیرالانام ہو جائے
قیامِ بزم درود و سلام ہو جائے

پیامِ سرورِ کونین عام ہو جائے
جہاں میں حق کا بہر سو نظام ہو جائے

حریمِ دل میں جو ان کا قیام ہو جائے
جہاں میں اپنا بھی کوئی مقام ہو جائے

جو ہو ہدایتِ سرکار پر عمل پیرا
تو اس کے خلق کا دنیا میں نام ہو جائے

جہاں میں کرتے ہیں مشکل کشائی وہ سب کی
جو ان کا نام لے پہلے تو کام ہو جائے

دعا خدا سے یہ کرتا ہوں صبح دم اٹھ کر
کچھ اتنا ذکرِ نبی ہو کہ شام ہو جائے

خدا نے بخشا ہے اعجازِ گفتگو ان کو
سنے کلام جو کوئی تو رام ہو جائے

مری زباں پہ ہو نعتِ رسول جب اے یآر
خدا کرے مرا قصہ تمام ہو جائے

☆

زباں پہ سرورِ کونین کا جو نام آئے
درود اپنے لبوں پہ بہ احترام آئے

جہاں میں بن کے جو نورِ مہِ تمام آئے
زباں پہ ذکر نہ کیوں ان کا صبح و شام آئے

امیدِ دید ہو دل میں زباں ہو وقفِ درود
جو آئے بزم میں ان کی بہ اہتمام آئے

انہوں نے کر دی ہیں آسان مشکلیں سب کی
مدد کو سارے زمانے کی وہ مدام آئے

جو ان کے دور میں رسم ورواجِ الفت تھا
حیاتِ دل میں ہمارے بھی وہ نظام آئے

وہ لوگ زندۂ جاوید اور غازی ہیں
خدا کی راہ میں لڑتے ہوئے جو کام آئے

دعا مری ہے کہ اے یآر اب مدینے سے
مرے بلانے کا بھی ایک دن پیام آئے

☆

مانگوں رسولِ پاک کو میں اور خدا ملے
یہ اُن کا ہے کرم کہ طلب سے سوا ملے

دنیا و دین اور حبیبِ خدا ملے
ان کے سوا کسی کو بھلا اور کیا ملے

خوشبو جو اڑ رہی ہے مدینے میں ہر طرف
دامن میں اپنے بھر لوں جو بادِ صبا ملے

ہوجائیں جن کے نام سے آسان مشکلیں
شکرِ خدا کہ ایسے وہ مشکل کشا ملے

اُن کی طرح نہ صادق الاقوال کوئی تھا
مانا کہ ہم کو اور بھی کچھ باوفا ملے

اظہارِ حالِ فرقتِ سرکار میں کروں
آئی ہوئی وہاں سے جو بادِ صبا ملے

حاجت ہمیں ہو اور کسی راہبر کی کیا
ہم کو حضور سا جو یہاں رہنما ملے

ہو فکر یار اپنے گناہوں کی کیوں مجھے
سرکار سا شفیع جو روزِ جزا ملے

☆

پڑھتے رہو یہ صبح وشام
اُن پہ درود اور سلام
اپنی زباں پہ ہو مدام
صلّے علیٰ محمدٍ
صلّے علیٰ محمدٍ

اللہ رے ان کا یہ مقام
آئے جاں بھی ان کا نام
کہتے ہیں سب بہ احترام
صلے علیٰ محمدٍ
صلّے علیٰ محمدٍ

عفوِ گناہ اور خطا
اُن کا کرم اور عطا
شکرِ نبی کرو ادا
صلّے علیٰ محمدٍؐ
صلّے علیٰ محمدٍؐ

خالی کوئی نہیں گیا
گھر میں جو تھا وہ دے دیا
اُن کی یہ بخشش و سخا
صلّے علیٰ محمدٍؐ
صلّے علیٰ محمدٍؐ
دنیا سے ڈر ہو کیا یار کیا
ہوں جب مرے وہ رہنما
وہ کیا ملے خدا ملا
صلّے علیٰ محمدٍؐ
صلّے علیٰ محمدٍؐ

☆

ترے در کی غلامی چاہتا ہوں
میں ایسی بادشاہی چاہتا ہوں

تری الفت مٹا دے میری ہستی
میں خود اپنی تباہی چاہتا ہوں

رہوں پھر بھی اسیرِ زلفِ آقا
میں کچھ ایسی رہائی چاہتا ہوں

یہ مانا مجھ کو ان سے ہے محبت
مگر دل کی گواہی چاہتا ہوں

کرم فرمائیں وہ مجھ پر کہ میں اب
گناہوں کی معافی چاہتا ہوں

سیاہی دور کردیں دل سے مولا
کہ میں اس کی صفائی چاہتا ہوں

نظر آئے نہ یار ان کے سوا کچھ
میں ایسی کم نگاہی چاہتا ہوں

☆

واسطہ روزِ ازل سے حرمِ پاک سے ہے
میری دیرینہ محبت شہِ لولاک سے ہے

راہِ طیبہ میں غرض خود سے نہ پوشاک سے ہے
میری ہستی کا تعلق تو اسی خاک سے ہے

راہِ حق کس کی ہدایت نے دکھائی ہے ہمیں
یہ سوال آج ہر اک صاحبِ ادراک سے ہے

خیر مقدم شبِ معراج کیا تھا سب نے
رابطہ آج بھی سرکار کا افلاک سے ہے

بوئے گلہائے مدینہ پہ جو نازاں ہے صبا
میرا رشتہ بھی وہاں کی خس و خاشاک سے ہے

میرے آقا سے محبت کا وسیلہ اے یآر
قلبِ مضطر سے ہے اور دیدۂ نمناک سے ہے

☆

ہر طرف نور اور رحمت ہے
اب مدینہ بھی رشکِ جنت ہے

ان کی الفت بھی اک عبادت ہے
ان سے الفت خدا سے الفت ہے

دینِ اسلام دینِ فطرت ہے
یہ تصنع نہیں حقیقت ہے

بھول جاتے ہیں لوگ جنت کو
یہ مدینے کی شان و شوکت ہے

گوشہ گوشہ جہاں کا ہے روشن
سب یہ سرکار کی بدولت ہے

اہلِ دنیا کی زندگی کے لیے
ایک دستور ان کی سیرت ہے

ان کو محشر میں بخش دے گا خدا
میرے آقا سے جن کو نسبت ہے

راہِ حق پر لگا دیا سب کو
اُن کی یہ خوبیٔ ہدایت ہے

وہ مدینے بلاتے ہیں اس کو
جس کی قسمت میں یہ سعادت ہے

آئیں وہ امن و آشتی کے لیے
آج کل ان کی پھر ضرورت ہے

یآر سرکار کا غلام ہوں میں
اُن سے کیا کم مجھے یہ نسبت ہے

☆

شوقِ دیدار نبیؐ سینۂ صد چاک میں ہے
آرزو خاکِ مدینہ کی مری خاک میں ہے

منظرِ دید مری دیدۂ نم ناک میں ہے
روضۂ پاک کی خوشبو مری پوشاک میں ہے

پڑھتے ہیں اُن پہ فرشتے بھی درود اور سلام
اُن کی عظمت جو یہاں ہے وہی افلاک میں ہے

جس سکوں کے لیے سرگرمِ عمل ہے دنیا
وہ سکوں ہم کو میسر حرمِ پاک میں ہے

کیوں نہ آنکھوں سے لگالوں میں صبا سے لے کر
خوشبوئے عرضِ مدینہ خس و خاشاک میں ہے

اپنے آقا سے طلبگارِ مدد ہوں اے یآر
اک زمانہ ہے کہ مدت سے مری تاک میں ہے

☆

نبوت ختم ہے تم پر کہ ختم المرسلیں تم ہو
کھلا ہے بابِ رحمت رحمت اللعالمیں تم ہو

فلک پر نور افشاں ہو کہ بالائے زمیں تم ہو
تمہارا سامنا کیا کر سکے کوئی کہیں تم ہو

تمہارا سا نہیں کوئی کچھ اس درجہ حسیں تم ہو
کہ اس حسنِ دو عالم میں مثال اپنی تمہیں تم ہو

کہیں جلوے ہیں نورانی کہیں نورِ مجسم ہو
کہیں ہو سامنے سب کے کہیں پردہ نشیں تم ہو

ہدایت جو تمہاری ہے وہی فرمان ہے حق کا
خدا کی اس خدائی میں خدا کے جانشیں تم ہو

جہاں میں معترف ہیں سب تمہاری حق بیانی کے
صداقت کے دھنی تم ہو امانت کے امیں تم ہو

ہمیں پہلے سکھائے ہیں طریقے زندگانی کے
خدا سے پھر ملایا ہے شہِ دنیا و دیں تم ہو

خدا نے جس کو بندوں کی ہدایت کے لیے بھیجا
سرِ انگشتری دنیا میں وہ زرّیں نگیں تم ہو

محبت جس کو ہے تم سے خدا بھی یآر ہے اس کا
مرا ایمان و دیں تم ہو مرا علم و یقیں تم ہو

☆

آتے ہیں ان کے جلوے بہر سو نظر مجھے
تارِ شبِ فراق لگے ہے سحر مجھے

جینے نہ گا یہ میرا دردِ جگر مجھے
آجائے خواب ہی میں مدینہ نظر مجھے

کب سے بھٹک رہا ہوں رہِ شوقِ دید میں
آجائے کاش گنبدِ خضرا نظر مجھے

میں تو درِ حضور نہ جاؤں گا چھوڑ کر
جنت بھی روزِ حشر عطا ہو اگر مجھے

یادِ نبی میں یہ ہے مری محویت کا حال
دنیا کی کچھ خبر ہے نہ اپنی خبر مجھے

سرکار سے ہے مجھ کو محبت یہ دیکھ کر
راہِ طلب میں ڈھونڈ رہا ہے اثر مجھے

جنت جو ہے اُدھر تو مدینہ بھی ہے ادھر
لیجائے آیار دیکھیے قسمت کدھر مجھے

☆

مرا محبوب کتنا خوبرو ہے
کہ سب کو دیکھنے کی آرزو ہے

یہاں چمکا جو ماہِ نور بن کر
اسی کی روشنی یہ کو بہ کو ہے

درِ اقدس پہ حاضر ہوں بہ سجدہ
یہی صرف ایک میری آرزو ہے

صحیفوں میں ہے جس کا ذکرِ آمد
مرا مولا وہی یہ ہو بہو ہے

جو کر دیتا ہے آساں مشکلوں کو
اسی مشکل کشا کی جستجو ہے

اُدھر رحمت اِدھر ہے فردِ عصیاں
ہمارا فیصلہ اب دو بدو ہے

وہی اے یؔار ہیں میرا سہارا
انہیں کے ہاتھ میری آبرو ہے

☆

رحمت نواز ہادیٔ دینِ خدا ملے
شکرِ خدا کہ ایسے ہمیں پیشوا ملے

ہے خوش نصیب جس کو حبیبِ خدا ملے
دنیا میں اس سے بڑھ کے بھلا اور کیا ملے

ہے آرزو کہ خاکِ درِ مصطفیٰ ملے
آنکھوں میں جس کو اپنی لگا کر جِلا ملے

ہم کو وہ ایسے صاحبِ جودوسخا ملے
سائل کو جن کے در پہ طلب سے سوا ملے

آئیں کبھی کسی کو نہ درپیش مشکلات
سرکار سا جہاں میں جو مشکل کشا ملے

وعدوں کا اپنے پاسِ وفا تھا سدا انہیں
ممکن نہیں کہ ایسا کوئی باوفا ملے

جلوہ نما کبھی وہ مرے خواب ہی میں ہوں
کچھ تو شبِ فراق مجھے حوصلہ ملے

یارب یہ آرزو ہے جہانِ خراب میں
سرکار کی طلب میں دلِ مبتلا ملے

اے یؔار کچھ بھی ہو مرا ایمان ہے یہی
ان کی رضا ملے تو خدا کی رضا ملے

☆

دن میں بھی جشنِ عید ہے شب میں بھی ہے شب برات
ہر وقت ان کے نور کی دنیا میں ہیں تجلیات

لے کے پیامِ حق آئے ہیں وہ بایں صفات
سب پہ کرم نوائیاں سب پہ نگاہِ التفات

بھیجوں نہ کیوں میں صبح و شام اُن پہ درود اور سلام
منت کشِ ہدایتِ سرکار ہے میری حیات

یادِ رسول دل میں ہے آنکھیں ہیں میری اشکبار
میری حیات کے کوئی دیکھے تو یہ لوازمات

اب ہے یہ میرا حالِ زار کٹتی نہیں شبِ فراق
سنتے کبھی تو کاش وہ میری بھی کچھ گزارشات

کرتا رہوں رقم یونہی نعتِ رسولؐ یار میں
عفوِ گنہ اسی میں ہے میری اسی میں ہے نجات

☆

میں نے جہانِ حسن میں دیکھا نہیں کوئی
جیسے حسیں حضور ہیں ایسا نہیں کوئی

اب میرا اس جہان میں اپنا نہیں کوئی
جز آپ کے کسی کا سہارا نہیں کوئی

وردِ درود ہی میں شفائے مریض ہے
بیمارِ غم کا ورنہ مداوا نہیں کوئی

ہر دَور میں ہے ان کی ہدایت ہی رہنما
احساں نہ جس پہ ہو وہ زمانہ نہیں کوئی

دو گز زمیں مدینہ میں سرکار ہو عطا
میرا یہاں کہیں بھی ٹھکانہ نہیں کوئی

رحم و کرم طلب نہ کروں کیوں حضور سے
اب مجھ کو یؔار پوچھنے والا نہیں کوئی

☆

تُو نور آنکھ کا ہے تو ہے دل کی آرزو
ہر دَم ہوں تیری راہ میں سرگرمِ جستجو

معراج کی وہ رات بھی تھی کتنی خوش نصیب
اللہ سے جب ہوئی تھی محمدؐ کی گفتگو

بھیجے گا جو درودوسلام آپ پر مدام
دونوں جہاں میں ہوگا بہر سو وہ سرخرو

اے کاش اب بلالیں مجھے وہ مدینے میں
کب تک پھروں تلاش میں انکی میں کو بہ کو

عالم یہ نور کا ہے کہ روشن ہیں دو جہاں
کیا حال ہو کسی کا جو آئے وہ روبرو

اعمال کے حساب سے گھبرا رہا ہوں میں
رکھ لیں حضور روزِ جزا میری آبرو

پی لی ہے یآر جب سے مئے الفتِ نبی
میں ماورائے جام ہوں بیگانۂ صبو

☆

وہ کیا مجھے ملے کہ مجھے مل گیا خدا
شکرِ خدا کہ مجھ کو ملا ایسا پیشوا

اُن کا وجود باعثِ تخلیقِ کائنات
مضمر رضا میں ان کی ہے خوشنودیٔ خدا

لاکر پیامِ حق مرے سرکار نے یہاں
آدم کی نسلِ خفتہ کو بیدار کر دیا

تبلیغِ دین کی ہے انھوں نے کچھ اس طرح
دکھلا دیا ہے حق سے بھی ملنے کا راستہ

دے کر ہمیں حضور نے انسانیت کا درس
ہر شعبۂ حیات میں انساں بنا دیا

ہوگی جب اپنی پُرسشِ اعمالِ نیک و بد
ان کی حدیث ہے کہ دن ایسا بھی آئے گا

انسانیت پہ رحمتیں ان کی ہیں بے شمار
ہم زندگی میں کیوں نہ رکھیں ان سے رابطہ

سرکار نے جلا کے بہر سمت شمعِ نور
ظلمت کا جو پڑا تھا وہ پردہ اٹھا دیا

آسان ہو گئیں ہیں وہاں اپنی مشکلیں
اے یآر جب دیا ہے جہاں اُن کا واسطہ

☆

ہر شے جہاں کی نور سے تیرے ہے فیض یاب
تو روشنئ مہر ہے تو آبِ ماہتاب

دنیائے حسن میں تیرا کوئی نہیں جواب
تو بے مثال ہے کہ خدا کا ہے انتخاب

تو آیا کیا کہ آگیا دنیا میں انقلاب
کفر و عناد و ظلم کے سب چھٹ گئے سحاب

انسان کو بنایا ہے تو نے خدا شناس
انسانیت پہ تیرا ہے احسان بے حساب

تو نے دکھائی ہے یہ رہِ امتیاز بھی
کیا باعثِ عذاب ہے کیا موجبِ ثواب

اس پر خدا کے فضل کا ہوگا سدا نزول
تیری ہدایتوں سے کرے گا جو اکتساب

عالم یہ محویت کا ہے یادِ نبی میں یآر
ہوجائے جیسے کوئی شبِ ہجر محوِ خواب

☆

لگا دو میری کشتی کو کنارے یا رسول اللہ
رہوں کب تک یہاں میں بے سہارے یارسول اللہ

ہمیں تم جان سے زیادہ ہو پیارے یا رسول اللہ
تمہارے ہم ہیں اورتم ہو ہمارے یارسول اللہ

بھلا پھر کیوں نہ اس کی مشکلیں آسان ہو جائیں
تمہیں جو المدد کہہ کر پکارے یا رسول اللہ

تمہارے روضۂ اقدس پہ لے جائے اگر قسمت
کروں ہر وقت میں اس کے نظارے یا رسول اللہ

مہ و انجم چمک اٹھتے ہیں جو تاریک راتوں میں
تمہارے نور کے ہیں یہ شرارے یا رسول اللہ

ہدایت کار فرمائے جہاں ان میں بھی ہوتی ہے
تمہارے ایسے ہوتے تھے اشارے یا رسول اللہ

بلا لو کاش اپنے آیار کو بھی تم مدینے میں
وہ دن فرقت میں یوں کب تک گزارے یا رسول اللہ

☆

میرا دل اور مری جان مدینے میں رہے
میری ہستی کی یہ پہچان مدینے میں رہے

آنکھ میں اشکِ ندامت ہوتو دل میں ایماں
لے کے انسان یہ سامان مدینے میں‌رہے

دل سے ہوں دور سب افکارِ حیات
ہو جو دنیا میں پریشان مدینے میں رہے

ہوتی رہتی ہے وہاں بارشِ رحمت ہر دم
کیوں نہ ہر ایک مسلمان مدینے میں رہے

ہوتی ہیں نام سے ان کے ہی بلائیں مسدود
کیوں مصائب کا نہ فقدان مدینے میں رہے

ان کی الفت ہی میں مضمر ہے رضائے مولا
کیوں نہ پھر صاحبِ ایمان مدینے میں رہے

اب تو ہوتی نہیں دوری یہ گوارا اے یآر
میں یہاں میرا نگہبان مدینے میں رہے

☆

زباں کھولوں نہ کیوں میں ترے بیاں کے لیے
جبیں بڑھاؤں نہ کیوں تیرے آستاں کے لیے

حضور باعثِ رحمت ہیں دو جہاں کے لیے
وہ سرزمیں کے لیے ہیں وہ آسماں کے لیے

عمل ہدایتِ سرکار پر ضروری ہے
حیات ہوتی ہے انساں کے امتحاں کے لیے

درِ حضور پہ اے کاش میں کروں سجدے
جبینِ شوق ہے بیتاب آستاں کے لیے

حضور کے ہو غلاموں میں نام میرا بھی
قلم اٹھے جو محبت کی داستاں کے لیے

گناہگار ہوں عفوِ گنہ کا طالب ہوں
بلائیو مجھے آقا نہ امتحاں کے لیے

نہ ہوگا یآر کچھ احساسِ گرمیٔ محشر
جو ان کی چادرِ رحمت ہو سائباں کے لیے

☆

اب یہ جنونِ شوق ہے میرے سرِ نیاز میں
آئیں کبھی وہ سامنے جلوہ گہِ مجاز میں

حُبِ رسول کیوں نہ ہو پیدا دلِ گداز میں
پنہاں ہے ایک زندگی سوز میں اور ساز میں

آنکھیں زمین بوس ہوں سجدے قدم قدم پہ ہوں
میرا سفر تمام ہو یونہی رہِ حجاز میں

جلوے ہیں ان کے نور کے ہر شے میں کائنات کی
جیسے وہ ہیں نشیب میں ویسے ہی ہیں فراز میں

پرواز ہے خیال کی یا ہے یہ ان کی یاد کی
آجاتی ہے جو سامنے ہوتا ہوں جب نماز میں

ان کی ہدایتوں میں تھے مضمر اصولِ زندگی
تھے وہ مثالِ زندگی ہر طور اور طراز میں

جب میں خدا کے سامنے روزِ حساب جاؤں یآر
خاکِ درِ حضور ہو میرے سرِ نیاز میں

☆

ان کی الفت جس کے دل میں ہو نہاں
رحمتیں ہوتی ہیں اس پر بیکراں

ہیں وہ اک ایسی بہارِ گلستاں
دیکھ کر جس کو نہیں آتی خزاں

رحمتِ دنیا و ختم المرسلیں
یہ خطابات ان کے ہیں شایانِ شاں

آرزوئے زندگی ہے اب یہی
میرا سر ہو اور ان کا آستاں

مشکلیں آسان اوس کی ہوگئیں
وہ ہوئے دنیا میں جس کے پاسباں

روشنی ہر سو ہے ان کے نور کی
ہیں وہ منور سرزمین و آسماں

گرمیٔ محشر میں بن جائے گی یآر
رحمتِ سرکار میری سائباں

شبِ معراج

آج معراجِ نبیؐ کی رات ہے
اہلِ دنیا کی زباں پر نعت ہے

کرتے ہیں سب مل کے تسبیح و درود
ہر طرف پابندیٔ اوقات ہے

کہتے ہیں کروبیاں خوش آمدید
جیسے کوئی آمدِ بارات ہے

شاہِ امت ہیں وہ اور ابرِ کرم
منتظر جن کی خدا کی ذات ہے

جلوہ فرما عرشِ اعلیٰ پر ہیں وہ
آسماں پر نور کی برسات ہے

ہو رہے ہیں وہ خدا سے ہمکلام
دوجہاں کے سامنے ہر بات ہے

شافعِ محشر وہ بن کر آ گئے
یآر یہ کتنی خوشی کی بات ہے

☆

تو ہے آنکھوں کی تمنا اور دل کی آرزو
کرسکوں اظہارِ الفت کاش تیرے روبرو

کب سے ہوں راہِ طلب میں تیری گرمِ جستجو
کچھ تو بتلا تا بہ کے پھرتا رہوں میں کو بہ کو

انتہائے عظمتِ سرکار دیکھے تو کوئی
کی ہے جاکر عرشِ عالی پر خدا سے گفتگو

تیرے نامِ پاک پر کرتا ہے جو وردِ درود
ہوتا ہے وہ اپنے دورِ زندگی میں سرخرو

یاد میں جب تیری ہوجاتا ہوں محوِ خواب میں
کرتا رہتا ہوں نجانے تجھ سے کیا کیا گفتگو

نام لے کر جب بلاتا ہے مصیبت میں کوئی
چاک داماں کردیا کرتا ہے اس کا تورفو

شافعِ محشر ہے تو میں بندۂ عاصی ہو یآر
میرے مولا اب ہے تیرے ہاتھ میری آبرو

☆

آپ کیا آئے کہ دن رات سہانے آئے
اہلِ دنیا کی زبانوں پہ ترانے آئے

خوشبوئیں لے کے مدینے سے ہوائیں آئیں
گلشنِ دہر میں رنگین زمانے آئے

گوشہ گوشہ ہوا انوار سے اونکے روشن
ظلمتِ کفر وہ دنیا سے مٹانے آئے

خویش و بیگانے ہیں مرہونِ کرم سب اونکے
اونکی رحمت کے سرِ بزم فسانے آئے

دشمنوں کو بھی کیا رام بہ حسنِ اخلاق
حق و باطل کی وہ تفریق بتانے آئے

مشکلیں سب کی ہوئیں اونکے کرم سے آساں
اپنی رحمت کے خزانے وہ لٹانے آئے

کی وہ تلقینِ محبت کہ بھلا دی نفرت
دشمنوں و دوست کو باہم وہ ملانے آئے

یآر ثابت یہ ہوا اونکی ہدایت سے ہمیں
حق سے ملنے کے طریقے وہ سکھانے آئے

☆

نظر میں میری کوئی رہتا ہے کوئی طلبیدہ طلبیدہ
جنونِ شوق میرے دل میں ہے شوریدہ شوریدہ

تجھے جو دیکھ لیتا ہے کوئی پوشیدہ پوشیدہ
تو ہوجاتا ہے اوسکا دل ترا گرویدہ گرویدہ

کرم فرما کبھی مجھ پر بھی تو سنجیدہ سنجیدہ
کہیں سب لوگ مجھ کو بھی ترا بخشیدہ بخشیدہ

میں دنیا کے مصائب سے نہیں رنجیدہ رنجیدہ
محبت ہے یہ آقا کی جو ہوں نم دیدہ نم دیدہ

قدم بڑھتے ہی جاتے ہیں مدینے کی طرف میرے
یہ مانا لاکھ ہے راہِ سفر پیچیدہ پیچیدہ

میں ہو آتا ہوں اکثر اونکے در پر یوں تصور میں
نگاہیں نیچی نیچی اور زبان لرزیدہ لرزیدہ

بلا لیں کاش مجھ کو بھی مدینے میں مرے آقا
رہوں میں تابہ کے اے یآر یوں رنجیدہ رنجیدہ

☆

جس کے دل میں رہتی ہے دائم محبت آپ کی
سایہ بن جاتی ہے اوسکے سر پہ رحمت آپ کی

عرشِ اعلیٰ پر خدا سے ہو گئے ہیں ہمکلام
اللہ اللہ کوئی دیکھے تو یہ عظمت آپ کی

کلمۂ حق سنتے ہی دشمن بھی ہوجاتے تھے دوست
تھی زبانِ پاک میں ایسی لطافت آپ کی

اپنے ارشادات کا دائم رہا پاسِ وفا
ہے زمانے کی زبانوں پر صداقت آپ کی

کفر کے آگے نہ ہوتا تھا سرِ تسلیم خم
کافروں کے دل پہ تھی غالب شجاعت آپ کی

سائلوں کی جھولیاں رحمت سے بھر دیں آپ نے
کیوں نہ مشہورِ زماں ہو یہ سخاوت آپ کی

ہم گنہگاروں کے ہوں گے آپ محشر میں شفیع
اپنی قسمت کیوں نہو مرہونِ منت آپ کی

چل دیے سوئے بہشت اے یآر سارے امتی
چھوڑ کر اب کیسے جاؤں میں یہ جنت آپ کی

☆

خدا اور حبیبِ خدا چاہیے
مجھے اور دنیا میں کیا چاہیے

مریضِ محبت کو سرکار کے
مدینے کی آب و ہوا چاہیے

مری مشکلوں کو جو آساں کرے
مجھے ایسا مشکل کشا چاہیے

مری کشتیٔ دل کنارے لگے
مجھے آپ سا ناخدا چاہیے

مدینے کی خوشبو جو لائے یہاں
مجھے ایسی بادِ صبا چاہیے

رہِ حق دکھائی ہے جس نے یہاں
مجھے بھی وہی رہنما چاہیے

شفیعِ امم ہیں جہاں میں جو یآر
مدد ان کی روزِ جزا چاہیے

☆

دیکھے تو کوئی نامِ خدا شانِ محمدؐ
ہیں کون و مکاں تابعِ فرمانِ محمدؐ

ہر گوشۂ ظلماتِ جہاں میں ہے اجالا
اے صلِّ علیٰ شمعِ شبستانِ محمدؐ

گھبرائے وہ کیوں گردشِ ایّامِ جہاں سے
ہو جس کا ٹھکانہ تہہِ دامانِ محمدؐ

پیمانۂ ہستی کو وہ پھر منہ نہ لگائے
پی لے جو کوئی بادۂ عرفانِ محمدؐ

خوفِ تپشِ حشر ہو اے یار مجھے کیا
ہے سر پہ مرے سایۂ دامانِ محمد

☆

تشنہ کام آئے ہیں باچشمِ پُرآب اے ساقی
کھول دے میکدۂ خلد کے باب اے ساقی

شیشۂ دل میں وہ بھر دے مئے ناب اے ساقی
دیکھ کر جس کو اڑے رنگِ گلاب اے ساقی

دُور کر تشنہ لبی ساقیٔ کوثر ہے تُو
تجھ کو قدرت نے دیا ہے یہ خطاب اے ساقی

نشۂ کیف کا عالم کوئی اس سے پوچھے
جس نے پی ہو تری آنکھوں سے شراب اے ساقی

دوسرا تجھ سا نہیں رہبرِ دین و دنیا
تیرا واللہ نہیں کوئی جواب اے ساقی

جو گداؤں کو بھی دَم بھر میں بنا دے سلطاں
بخش دی ہے وہ ہمیں تو نے کتاب اے ساقی

تُو اگر چاہے تو پتھر کو بھی پارس کردے
ہیں اشارے ترے اعجاز مآب اے ساقی

بارِ عصیاں کے اٹھانے کی نہیں تاب و تواں
قابلِ رحم ہیں ہم خانہ خراب اے ساقی

بادِ تخریب ابھرنے نہیں دیتی ہم کو
بحرِ دنیا میں ہیں ہم مثلِ حباب اے ساقی

حال نا گفتہ ہے اس دور میں ایمانوں کا
راہِ حق کو بھی سمجھتے ہیں سراب اے ساقی

ہے یہ ممکن کہ رہِ راست پہ آجائیں ہم
تو اگر گرمِ نوازش ہو شتاب اے ساقی

روئے روشن کو دلِ تار سے صیقل کردے
کاش اٹھ جائے پھر اک بار نقاب اے ساقی

اپنی ہستی کا رہے ہوش نہ فکر دنیا
تُو پلا دے ہمیں کچھ ایسی شراب اے ساقی

ہم سے سرزد جو ہوئے ہیں وہ گنہ دھل جائیں
اتنا برسے تری رحمت کا سحاب اے ساقی

گلشنِ دیں میں پھر آجائے بہارِ رنگیں
ہو عطا شوقِ عبادت کو شباب اے ساقی

دست و پا مائلِ اقدامِ غلط ہوں نہ کبھی
یہ اٹھیں بھی تو پئے کارِ ثواب اے ساقی

منتظر یارِ حزیں بھی ہے کرم کا تیرے
کردے شرمندۂ تعبیر یہ خواب اے ساقی

اپنے دامن میں چھپا لے مجھے اب بہرِ خدا
ہوں میں مدت سے گرفتارِ عذاب اے ساقی

پاس میرے نہیں کچھ اشکِ ندامت کے سوا
آسرا ہوگا ترا روزِ حساب اے ساقی

☆

ہے مدِ نظر احترامِ محمدؐ
میں رُک رُک کے لیتا ہوں نامِ محمدؐ

وہ روئے منور وہ گیسوئے پُرخم
وہ صبحِ محمدؐ، وہ شامِ محمدؐ

پہونچکر جہاں حق سے ملتا ہے انساں
وہ ہے اللہ اللہ مقامِ محمدؐ

بپاسِ ادب سرنگوں ہے فلک بھی
مرے منہ سے سن سن کے نامِ محمدؐ

مجھے دے گی دنیا فریبِ نظر کیا
کہ اے یار میں ہوں غلامِ محمدؐ

☆

شکرِ خدا کہ میری زباں پر ہے ان کا نام
رَگ رَگ میں میری روحِ رواں پر ہے ان کا نام

ہے ان کے حسن سے مہ و انجم میں روشنی
لوحِ حدودِ کون و مکاں پر ہے ان کا نام

تسبیح کر رہی ہے ہر اک شے درود کی
ہر برگ ِ نو بہار و خزاں پر ہے ان کا نام

ہے ان کی ذات باعثِ تخلیقِ کائنات
عنوانِ ابتدائے زماں پر ہے ان کا نام

عالم ہو کچھ بھی مدِ نظر ہے رضائے دوست
میری قبائے دردِ نہاں پر ہے ان کا نام

آئے تھے بن کے رحمتِ دنیا کبھی جو یآر
اب تک زبانِ اہلِ جہاں پر ہے ان کا نام

۱۲ ربیع الاول

سوزِ عشقِ نبیؐ ہے سینے میں
دل مرا رہتا ہے مدینے میں

میں یہاں اور وہ مدینے میں
یہ بھی جینا ہے کوئی جینے میں

روضۂ پاک دیکھتا ہوں میں
چشمِ پُرنم کے آبگینے میں

لے کے سب کو جو پہونچے اس در پر
کاش میں بھی ہوں اس سفینے میں

کیا تعجب بہ فیضِ نعتِ رسولؐ
آئے خوشبو اگر پسینے میں

آب زم زم شفائے عالم ہے
خیر مضمر ہے اس کے پینے میں

یاؔر پڑھتے رہو درود و سلام
رحمتِ حق کے اس مہینے میں

نعت گوئی میں جو مصروفِ سخن تھا کل تک

آج اسی یار کے مرنے کی خبر آئی ہے

ہو سکیں اوصاف ان کے کیا رقم

آیار لکھنے کو زمانہ چاہیئے